Www.IslamicBooks.Website

زکوٰۃ کے مسائل

محمد اقبال کیلانی

DARUL KUTUB AL ISLAMIA DELHI

8

تفھیم السنۃ

کتاب الزکاۃ

زکوٰۃ کے مسائل

تالیف
محمد اقبال کیلانی

DARUL KUTUB AL ISLAMIA DELHI
دار الکتب الاسلامیۃ، دھلی

Www.IslamicBooks.Website

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	زکوٰۃ کے مسائل
نام مؤلف	:	مولانا محمد اقبال کیلانی حفظہ اللہ
ناشر	:	دار الکتب الاسلامیہ دہلی
سن اشاعت	:	اگست 2014ء
تعداد	:	گیارہ سو
قیمت	:	-/50
مطبع	:	بھارت آفسیٹ، دہلی

ملنے کا پتہ

دَارُ الکُتُبِ الاِسلَامِیَۃ، دِھلی

اُردو مارکیٹ

419، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی۔6 فون: 011-23269123

ای میل: darulkutub@hotmail.com

سعودی عرب میں رابطہ کا پتہ

محمد عاقل

جدہ سعودی عرب

فون: 00966-504686317

ای میل: mohammedaqil@hotmail.com

Www.IslamicBooks.Website

الفہرس

نمبر شمار	اسماءُ الابواب	نام ابواب	صفحہ نمبر
۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	۸
۲	اَلنِّیَّةُ	نیت کے مسائل	۲۶
۳	فَرْضِیَّةُ الزَّكَاةِ	زکاۃ کی فرضیت	۲۷
۴	فَضْلُ الزَّكَاةِ	زکاۃ کی فضیلت	۲۹
۵	اَهَمِیَّةُ الزَّكَاةِ	زکاۃ کی اہمیت	۳۱
۶	اَلزَّكَاةُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ	زکاۃ قرآن مجید کی روشنی میں	۳۸
۷	شُرُوْطِ الزَّكَاةِ	زکاۃ کی شرائط	۴۳
۸	آدَابُ اَخْذِ الزَّكَاةِ وِ اِیْتَائِهَا	زکاۃ لینے اور دینے کے آداب	۴۵
۹	اَلْاَشْیَاءُ الَّتِیْ تَجِبُ عَلَیْهَا الزَّكَاةُ	وہ اشیاء جن پر زکاۃ واجب ہے	۵۲
۱۰	اَلْاَشْیَاءُ الَّتِیْ لاَ تَجِبُ عَلَیْهَا الزَّكَاةُ	وہ اشیاء جن پر زکاۃ واجب نہیں	۶۳
۱۱	مَصَارِفُ الزَّكَاةِ	زکاۃ کے مصارف	۶۵
۱۲	مَنْ لاَّ تَحِلُّ لَهُ الزَّكَاةُ	زکاۃ کے غیر مستحق لوگ	۷۲
۱۳	ذَمُّ الْمَسْئَلَةِ	سوال کرنے کی مذمت	۷۵
۱۴	صَدَقَةُ الْفِطْرِ	صدقہ فطر کے مسائل	۷۷
۱۵	صَدَقَةُ التَّطَوُّعِ	نفلی صدقہ	۸۰
۱۶	مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٌ	متفرق مسائل	۸۷
۱۷	اَلْاَحَادِیْثُ الضَّعِیْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ	ضعیف اور موضوع احادیث	۹۳

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو

بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے

Www.IslamicBooks.Website

﴿ ٱلَّذِينَ إِن مَّكَّنَّٰهُمْ فِي ٱلْأَرْضِ
أَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ
وَأَمَرُوا۟ بِٱلْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا۟ عَنِ
ٱلْمُنكَرِ ۗ﴾ [الحج : ٤١]

"(ہم ان لوگوں کی ضرور مدد کرتے ہیں)
جنہیں اگر ہم زمین میں اِقتدار بخشیں تو
نماز قائم کریں' زکاۃ ادا کریں' بھلائی کا
حکم دیں اور برائیوں سے روکیں۔"

(۲۲:۴۱)

Www.IslamicBooks.Website

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض ناشر

نحمده ونصلى على رسوله الكريم وبعد .

نماز کے بعد زکوٰۃ اِسلام کا بنیادی رُکن ہے، زکوٰۃ مالی عبادت ہے جو ہر صاحب نساب مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ فرض کی گئی ہے ''زکوٰۃ کے مسائل'' میں زکوٰۃ کی فرضیت، اہمیت، فضیلت اور جملہ چھوٹے بڑے مسائل کتاب وسنت کی روشنی میں ترتیب دیے گئے ہیں، اِن مسائل کو جاننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

کتاب کے مؤلف جماعت کے مشہور صاحب علم محترم مولانا محمد اقبال کیلانی صاحب حفظہ اللہ ہیں، شیخ کیلانی برسوں سے سعودی عرب ریاض کے جامعۃ الملک سعود بن عبدالعزیز میں استاذ ہیں، موصوف علمی گھرانے کے چشم و چراغ ہیں، آپ نے ''تفہیم السنۃ'' کے نام سے دین کے بنیادی ارکانِ خمسہ اور دیگر احکام ومسائل پر نہایت مفید اور عام فہم کتابیں تالیف فرمائی ہیں، تفہیم السنۃ کا یہ سلسلہ عوام وخواص میں مقبولیت حاصل کر چکا ہے، مولانا محمد اقبال کیلانی صاحب کی کتابوں میں بہت سی خصوصیات ہیں، جن میں قابل ذکر اور اہم یہ ہیں کہ ہر کتاب نصوص کتاب وسنت سے مزین، صاف ستھری سلیس زبان اور مثبت انداز تحریر کے ساتھ مناظراتی رنگ سے پاک ہے۔

تفہیم السنۃ کے سلسلہ کی یہ آٹھویں کتاب ''زکوٰۃ کے مسائل'' آپ کے ہاتھوں میں ہے ہمیں پورا یقین ہے کہ اس کے مطالعہ سے آپ کو زکوٰۃ کے مسائل کی معرفت حاصل ہوگی ان شاء اللہ۔ ''دارالکتب الاسلامیہ دہلی'' میں ہمارے ''شریک کار'' برادر محترم جناب محمد عاقل صاحب (مقیم جدہ) نے بتایا کہ محترم مولانا محمد اقبال کیلانی صاحب حفظہ اللہ نے ہمیں تفہیم السنۃ کے مکمل سیٹ کو شائع کرنے کی اجازت دی ہے، اس لئے ''دارالکتب الاسلامیہ دہلی'' نے اس اہم علمی ودینی سلسلہ کی اشاعت کا نہایت معیاری انداز میں اہتمام کیا ہے، ہم محترم مولانا محمد اقبال کیلانی صاحب کے بے حد شکر گزار ہیں کہ موصوف نے اپنی تالیفات کو شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اللہ رب العلمین انہیں اجر عظیم سے نوازے اور مسلمانوں کو اِن کتابوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے وصلی اللہ علی النبی۔

شکیل احمد میرٹھی ۔ دارالکتب الاسلامیہ دہلی

Www.IslamicBooks.Website

ہماری مطبوعات

۱۔ فتاویٰ شیخ ابن باز	100/=
۲۔ اسلامی طرز زندگی	180/=
۳۔ چوری کے متعلق قانون الٰہی اور قانون حنفی	25/=
۴۔ کیا فقہ حنفیہ قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے؟	40/=
۵۔ مصنوعی تسبیح	3/= نیٹ
۶۔ اثبات رفع الیدین	80/=
۷۔ سود کے احکام ومسائل	50/=
۸۔ نماز کا طریقہ	10/=
۹۔ گھروں کی اصلاح کے لئے چالیس نصیحتیں	30/=
۱۰۔ کیا فقہ حنفی اسلام کی کامل اور صحیح تعبیر ہے!؟	15/=
۱۱۔ تحریک جہاد جماعت اہلحدیث اور علماء احناف	50/=
۱۲۔ قصہ ایام قربانی کا	35/=
۱۳۔ اور صلیب ٹوٹ گئی	30/=
۱۴۔ عورتوں کے مخصوص مسائل	20/=
۱۵۔ نماز نبوی	60/=
۱۶۔ حصن المسلم (مسنون دعاؤں کا مستند مجموعہ)	20/=
۱۷۔ فضائل اعمال کے ناشر کی توبہ	10/=
۱۸۔ نماز میں خشوع کیوں اور کیسے؟	30/=
۱۹۔ گناہ اور اُنکے اثرات	20/=
۲۰۔ حقیقت وسیلہ	50/=
۲۱۔ محبت رسول ﷺ	70/=
۲۲۔ جھوٹ ایک کبیرہ گناہ	24/=
۲۳۔ نماز کا طریقہ (ہندی)	10/=
۲۴۔ بلوغ المرام (ہندی)	350/=
۲۵۔ نماز نبوی ﷺ (ہندی)	140/=
۲۶۔ نماز نبوی ﷺ (انگلش)	75/=

دار الکتب الاسلامیہ

Www.IslamicBooks.Website

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ، أَمَّا بَعْدُ !

نماز کے بعد "زکاۃ" دین اسلام کا انتہائی اہم رکن ہے۔ قرآن مجید میں بیاسی مرتبہ اس کا تاکیدی حکم آیا ہے زکاۃ نہ صرف اُمتِ محمدیہ (ﷺ) پر فرض ہے بلکہ اس سے پہلے بھی تمام اُمتوں پر زکاۃ فرض تھی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زکاۃ ادا کرنے والوں کو "سچے مومن" قرار دیا ہے۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ أُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ○ ﴾ (۸:۳-٤)

"وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ وہی سچے مومن ہیں۔" (سُورۃ انفال آیت ۳،۴)

سُورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زکاۃ ادا کرنے والے لوگ قیامت کے دن ہر قسم کے خوف اور غم سے محفوظ ہوں گے۔

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ آتُوا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ﴾ (۲ : ۲۷۷)

"جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں، نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں ان کا اجر بے شک ان کے رب کے پاس ہے، اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں۔" (سُورۃ بقرہ آیت ۲۷۷)

ادائیگی زکاۃ گناہوں کا کفارہ اور بلندئ درجات کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اللہ کریم نے رُسول اللہ ﷺ کو حکم دیا۔

﴿ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا ﴾ (۹ : ۱۰۳)

"اے نبی ﷺ ! تم ان کے اَموال سے زکاۃ لو تاکہ ان کو (گناہوں سے) پاک کرو اور ان کے (درجات) بلند کرو۔" (سُورۃ توبہ آیت ۱۰۳)

زکاۃ ادا کرنے سے نہ صرف گناہ معاف ہوتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے مال میں اضافہ کرنے کا وعدہ بھی کر رکھا ہے۔ سُورۃ رُوم میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں

Www.IslamicBooks.Website

﴿ وَ مَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ○ ﴾ (۳۰:۳۹)

"اور جو زکاۃ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو اس سے دینے والے ہی اپنے مال میں اضافہ کرتے ہیں۔" (سورۃ روم آیت ۳۹)

لفظ "زکاۃ" کا لغوی مفہوم پاکیزگی اور اضافہ ہے جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پہلے مفہوم کے مطابق اس عبادت سے انسان کا مال حلال اور پاک بنتا ہے اور نفس بھی تمام گناہوں اور برائیوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ دوسرے مفہوم کے مطابق زکاۃ ادا کرنے سے نہ صرف مال میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اجر و ثواب میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

ادائیگی زکاۃ کے ان فوائد کے ساتھ ساتھ ایک نظر زکاۃ ادا نہ کرنے کے نقصانات پر بھی ڈالنی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ حم سجدہ میں زکاۃ ادا نہ کرنے کو کفر اور شرک کی علامت قرار دیا ہے۔

﴿ وَ وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُوْنَ ○ ﴾ (۴۱ : ۶ - ۷)

"تباہی ہے ان مشرکوں کے لئے جو زکاۃ ادا نہیں کرتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔" (سورۃ حم سجدہ آیت ۶، ۷)

رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کا مال و دولت تباہ برباد ہو جاتا ہے۔" (طبرانی)

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ "زکاۃ ادا نہ کرنے والے لوگ قحط سالی میں مبتلا کر دیئے جاتے ہیں۔" (طبرانی) دنیا میں اس تباہی اور بربادی کے علاوہ آخرت میں ایسے لوگوں کو جو سزا دی جائے گی اس کے بارے میں سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○ ﴾ (۹: ۳۴-۳۵)

"دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو ان لوگوں کو جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ وہ خزانہ ہے

Www.IslamicBooks.Website

جسے تم اپنے لیے سنبھال کر رکھتے تھے ' اب اپنے خزانے کا مزہ چکھو۔" (سورۃ توبہ آیت ۳۴' ۳۵)

رُسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "قیامت کے روز زکاۃ ادانہ کرنے والوں کا مال و دولت گنجا سانپ (یعنی انتہائی زہریلا) بنا کر ان پر مسلط کردیا جائے گا جو انہیں مسلسل ڈستا رہے گا اور کہے گا "اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ" میں تیرا مال ہوں ' میں تیرا خزانہ ہوں۔" (بخاری) جن جانوروں کی زکاۃ ادانہ کی جائے ان کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "وہ جانور اپنے مالکوں کو قیامت کے دن مسلسل پچاس ہزار سال تک اپنے سینگوں سے مارتے رہیں گے اور پاؤں تلے روندتے رہیں گے۔" (مسلم)

معراج کی رات رسولِ اکرم ﷺ نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے دھجیاں لٹک رہی تھیں اور وہ جانوروں کی طرح تھوہر کانٹے اور آگ کے پتھر کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا "یہ کون لوگ ہیں؟" حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا "یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکاۃ ادا نہیں کرتے تھے۔" (بزار) یہ بات یاد رہے کہ آخرت میں جس سزا کا تذکرہ مذکورہ بالا آیات اور احادیث میں کیا گیا ہے یہ کفار کے لیے نہیں بلکہ ان "مسلمانوں" کے لیے ہے جو کلمۂ شہادت کا اقرار کرنے اور نماز روزہ ادا کرنے کے باوجود زکاۃ ادا نہیں کرتے۔ رُسول اللہ ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے کہ "زکاۃ ادا کرو تا کہ تمہارا اسلام مکمل ہو جائے" (بزار) جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ادائیگی زکاۃ کے بغیر اسلام نامکمل ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت اُبوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جب بعض لوگوں نے زکاۃ دینے سے انکار کیا تو حضرت اُبوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف اسی طرح جنگ کی جس طرح کفار کے خلاف کی جاتی ہے حالانکہ وہ لوگ کلمۂ توحید کا اقرار کرتے تھے نماز اور زکاۃ ادانہ کرنے والوں کے خلاف جنگ کرنے والوں میں سارے کے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پورے شرح صدر کے ساتھ شامل تھے اس سے معلوم ہوا کہ وہ آدمی 'جو زکاۃ ادا نہیں کر رہا اس کا ایمان اس کی نماز اور اس کا روزہ وغیرہ سب بے کار اور عبث ہیں۔

قرآن مجید کی آیات اور احادیث کی روشنی میں یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ اسلام کے رُکن زکاۃ پر ایمان رکھنا اور عمل کرنا کتنا اہم اور ضروری ہے۔ نیز اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جب زکاۃ اسلام کی تکمیل 'گناہوں کے کفارے 'تزکیۂ نفس' رضائے الٰہی اور تقرب اِلیٰ اللہ کا ذریعہ ہے تو یہ بذات خود ایک مطلوب اور مقصودِ عبادت ہے نہ کہ کسی دوسری عبادت کے حصول کا ذریعہ۔

ارفع و اعلیٰ اقدار کی آبیاری

Www.IslamicBooks.Website

خالقِ کائنات نے قرآن مجید میں انسان کی جن کمزوریوں کی نشاندہی فرمائی ہے ان میں سے ایک مال کی محبت ہے کہیں اللہ پاک نے اس حقیقت کا اظہار یُوں فرمایا ہے۔

﴿ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ۝ ﴾ (۸:۱۰۰)

"یعنی انسان دولت کی محبت میں بُری طرح مبتلا ہے۔" (سُورۃ العٰدیٰت آیت ۸)
کہیں فرمایا

﴿ وَ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ ﴾ (۸۹ : ۲۰)

یعنی "تم لوگ مال کی محبت میں بُری طرح گرفتار ہو۔" (سُورۃ الفجر آیت ۲۰)
کہیں ارشادِ مبارک ہے۔

﴿ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۝ ﴾ (۱۵:٦٤)

یعنی "تمہارے مال اور تمہاری اولاد (تمہارے لئے) آزمائش ہیں۔" (سُورۃ تغابن آیت ۱۵)
رسولِ اکرم ﷺ نے ایک حدیث میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔
"ہر اُمّت کے لئے ایک (خاص) آزمائش ہے اور میری اُمّت کی آزمائش مال میں ہے۔" (ترمذی)
سُورۃ نون میں اللہ تعالیٰ نے ایک بڑا سبق آموز قصّہ بیان فرمایا ہے۔ ایک شخص بڑا نیک اور سخی تھا اس کے پاس ایک باغ تھا وہ باغ کی پیداوار سے اپنے گھر اور کھیتی باڑی کے اخراجات نکال کر باقی پیداوار اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا کرتا تھا۔ اللہ نے اس کے مال میں بڑی برکت ڈال رکھی تھی۔ وہ آدمی فوت ہُوا تو اس کی اولاد نے باہم مشورہ کیا کہ ہمارا باپ تو بیوقوف تھا اتنی زیادہ رقم غریبوں اور مسکینوں میں مفت تقسیم کر دیا کرتا تھا۔ آئندہ اگر ہم یہ سارا مال و دولت اپنے پاس ہی رکھیں تو بہت جلد دولت مند بن جائیں گے۔ چنانچہ جب پھل وغیرہ پک گیا اور فصل کاٹنے کا موقع آیا تو انہوں نے رات کے وقت آپس میں قسمیں کھائیں کہ ہم صبح اندھیرے اندھیرے باغ میں پہنچ جائیں گے اور کسی دوسرے کو خبر تک نہیں ہونے دیں گے تاکہ کوئی سائل اور محتاج آنے نہ پائے۔ حسبِ پروگرام وہ سب پچھلی رات گھر سے چُھپکے چُھپکے نکلے۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے کہ لہلہاتا ہوا' سرسبز وشاداب پھلا پھولا باغ جل کر خاکستر ہو چکا ہے۔ پہلے تو یہ سمجھے کہ شاید ہم راستہ بھول گئے ہیں، لیکن جب ہوش و حواس بحال ہوئے تو یقین آگیا کہ یہ باغ ہمارا ہی تھا۔ تب اپنے جُرم کا احساس ہوا اور ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور ان الفاظ میں اعترافِ گناہ کیا۔

Www.IslamicBooks.Website

﴿ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ○ ﴾

ترجمہ : "کہنے لگے ہائے افسوس ہم واقعی سرکش تھے۔" (سورۃ نون آیت ۳۱)

اللہ تعالیٰ نے اس سارے واقعہ پر انتہائی مختصر الفاظ میں رونگٹے کھڑے کر دینے والا تبصرہ فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ ﴾ (۶۸:۳۳)

ترجمہ : "اسی طرح ہے عذاب (دنیا کا) اور آخرت کا عذاب تو (اس میں) بہت ہی بُرا ہے۔ کاش یہ لوگ جانتے ہوتے۔" (سُورۃ نوُن آیت ۳۳)

قرآن مجید کے اس واقعہ سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ دولت انسان کے لئے کتنی بڑی آزمائش ہے۔ سُورۃ نوُن کے بے شمار کردار آج بھی ہم اپنے گرد وپیش باآسانی دیکھ سکتے ہیں۔ جو محض دولت کی حِرص میں دین و ایمان ہی نہیں اپنی دنیا بھی برباد کئے بیٹھے ہیں۔

مال کی یہی محبت انسان کے اندر بخل، حرص، لالچ، خوُد غرضی اور سنگ دلی جیسے اخلاق رذیلہ پیدا کر کے اسے جھوُٹ، دھوکہ، فریب، ظلم و جوَر، غصب، حق تلفی اور لوُٹ کھسوٹ جیسے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے جو نہ صرف اس دنیا میں فتنہ وفساد کا باعث بنتے ہیں بلکہ انسان کی آخرت تک کو برباد کر ڈالتے ہیں۔ زکاۃ کو فرض عبادت کا درجہ دے کر اللہ تعالیٰ انسان کے اندر مال کی محبت کم سے کم کر کے اعلیٰ و ارفع انسانی اقدار مثلاً ایثار و قربانی، احسان، جوُد و سخا، ہمدردی، غم خواری، خیر خواہی، نرم دلی، محبت اور اخوت وغیرہ کی آبیاری کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اوّلین اسلامی معاشرہ میں مذکورہ بالا تمام اقدار کی مثالیں اس کثرت سے ملتی ہیں گویا تمام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکمل طور پر انہیں اعلیٰ و ارفع اقدار کے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے۔ جنگِ یرموُک کے موقع پر چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شدید گرمی میں زخموں سے چوُر میدانِ جنگ میں شدّتِ پیاس سے تڑپ رہے تھے کہ اتنے میں ایک مسلمان پانی لے کر آیا اور مجروُح مجاہدین کے سامنے پیش کیا۔ پہلے نے کہا دوسرے کو پلاؤ، دوسرے نے کہا تیسرے کو پلاؤ، وہ ابھی تیسرے تک پہنچا نہیں تھا کہ پہلا شہید ہو گیا۔ تب دوسرے کی طرف پلٹا تو دیکھا کہ وہ بھی پیاسا اپنے مالک کے حضور پہنچ چکا ہے اور جب تیسرے کے پاس آیا تو وہ بھی اسی حالت میں اللہ کو پیارا ہو چکا تھا۔ (بحوالہ ابنِ کثیر)

بخاری اور مسلم کا روایت کردہ درج ذیل واقعہ انسانی تاریخ میں ایثار و قربانی کے حوالے سے اپنی طرز کا منفرد واقعہ ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! میں سخت بھوکا ہوں کھانا کھلائیے" رسول اللہ ﷺ نے باری باری اپنے تمام گھروں میں آدمی بھیجا۔ ہر گھر سے یہی جواب ملا کہ آج تو ہمارے اپنے لئے بھی کچھ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا "کون شخص آج کی رات اس آدمی کو اپنا مہمان بناتا ہے؟" حضرت ابُو طلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! میں انہیں اپنا مہمان بناتا ہوں" چنانچہ انہیں اپنے گھر لے گئے' جاکر بیوی کو بتایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہیں 'لہٰذا ہمیں خود کھانے کو ملے یا نہ انہیں ضرور دینا ہے۔ اہلیہ نے کہا کہ "گھر میں بچوں کے کھانے کے لئے کچھ ٹکڑے رکھے ہیں اور تو کچھ نہیں۔" حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "بچوں کو کسی نہ کسی طرح بہلا کر سُلادو اور ہم دونوں جب کھانا کھانے بیٹھیں تو تم کسی بہانے چراغ بجھادینا میں ویسے ہی پاس بیٹھا رہوں گا اور مہمان سیر ہو کر کھانا کھالے گا۔" دونوں نے ایسا ہی کیا صبح جب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا "کہ تم دونوں میاں بیوی کے عمل سے اللہ تعالیٰ خوش ہوئے ہیں اور ہنسے ہیں۔" اور یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿ وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ (۹:۵۹)

ترجمہ : "اور خود حاجت مند ہونے کے باوجود دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں۔" (سُورۃ حشر آیت ۹)

مستدرک حاکم میں دیا گیا یہ واقعہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ ایک صحابی کو کسی نے بکری کی سری تحفہ بھجوائی۔ انہوں نے یہ سوچ کر کہ فلاں شخص مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے اس کے ہاں بھیج دی' اس نے یہی سوچ کر تیسرے آدمی کے پاس بھیج دی۔ اس طرح سات گھروں کا چکر لگانے کے بعد وہ سری پہلے صحابی کے گھر پہنچ گئی۔ دورِ اوّل کے اسلامی معاشرہ میں ہمدردی و خیر خواہی اور قربانی و ایثار کی یہ اور ایسی ہی بے شمار دوسری مثالیں دراصل فطری نتیجہ تھیں انفاق فی سبیل اللہ کے احکام کا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عہدِ مبارک بلاشبہ ایمان اور عمل دونوں اعتبار سے خیرُ القرُون (بہترزمانہ) ہے لیکن اس کے بعد بھی مسلمانوں کا معاشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ان قائم کردہ زندہ جاوید روایات سے کبھی یکسر محروم نہیں رہا۔

ایک قدم اور آگے

صاحبِ نصاب مسلمان کے مال میں زکاۃ وہ کم سے کم مقدار ہے جسے ہر سال ادا کئے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں رہ سکتا' لیکن اسلامی معاشرے میں محتاجوں ' مسکینوں ' یتیموں ' بیواؤں اور

Www.IslamicBooks.Website

معذوروں کے دکھ درد میں شرکت کے لئے نیز آسمانی آفات مثلاً زلزلہ' سیلاب اور قحط وغیرہ کے موقع پر اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کے لئے اسلام میں انفاق فی سبیل اللہ کا معیار زکاۃ سے کہیں آگے ہے ۔چنانچہ قرآن و حدیث میں بڑی کثرت سے نفلی صدقات اور خیرات کی ترغیب دلائی گئی ہے ۔ قرآن مجید کی چند آیات ملاحظہ ہوں۔

﴿ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ ﴾ (۲:۲۶۱)

ترجمہ : "جو لوگ اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے' اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اللہ تعالیٰ جس (کے عمل) کا اجر چاہتا ہے (اس کی نیت کے مطابق جتنا چاہتا ہے) بڑھا دیتا ہے ۔ اللہ بڑی وسعت والا اور علم والا ہے۔" (سورۃ بقرہ آیت ۲۶۱)

﴿ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ ﴾ (۱۷:۶۵)

ترجمہ : "اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دو تو وہ تمہیں کئی گناہ بڑھا کر دے گا اور تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا' اللہ تعالیٰ بڑا قدردان اور حوصلے والا ہے۔" (سورۃ التغابن آیت نمبر ۱۷)

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ ﴾ (۳:۹۲)

ترجمہ : "تم لوگ اس وقت تک نیکی (کے معیارِ مطلوب) کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی وہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو جنہیں تم محبوب رکھتے ہو۔" (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۲)

﴿ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ ﴾ (۱۱:۵۷)

ترجمہ : "کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے؟ بہترین قرض تاکہ اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس کرے اور اس کے لئے بہترین اجر ہے۔" (سورۃ حدید آیت نمبر ۱۱)

صدقہ و خیرات کی ترغیب میں چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

۱۔ "صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بجھاتا ہے' اور بُری موت سے بچاتا ہے۔" (مسند احمد)

۲۔ "قیامت کے دن صدقہ مومن پر سایہ بن جائے گا۔" (مسند احمد)

Www.IslamicBooks.Website

۳۔ "صدقہ کرنے میں جلدی کرو کیوں کہ مصائب صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔" (رزین)

۴۔ "صدقہ قیامت کے دن جہنّم سے ڈھال ہو گا۔" (طبرانی)

۵۔ "صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔" (مسلم)

۶۔ "جو شخص کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے گا' اللہ تعالیٰ اسے جنّت کا سبز ریشم پہنائے گا۔ جو شخص کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنّت کے میوے کھلائے گا جو شخص کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنّت میں عُمدہ شراب پلائے گا۔" (ابوداؤد' ترمذی)

۷۔ "وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو رات پیٹ بھر کر سویا' اور اس کا پڑوسی بھوکا رہا حالانکہ اسے اس بات کی خبر تھی۔" (طبرانی)

۸۔ "میں اور یتیم ----- رشتہ دار یا غیر رشتہ دار ------ کا سرپرست جنّت میں اس طرح ایک ساتھ ہوں گے (آپ ﷺ نے دو انگلیاں کھڑی کر کے یہ بات ارشاد فرمائی)" (صحیح مسلم)

رسول اکرم ﷺ نے اِنفاق فی سبیل اللہ کی زبانی ترغیب کے علاوہ اُمّت کے سامنے ایسی عملی مثالیں پیش فرمائیں جو قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ کی بہترین ترجمان تھیں۔ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا "بیٹھ جاؤ' اللہ تعالیٰ دے گا۔" پھر دوسرا آیا' پھر تیسرا آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے سب کو بٹھالیا' کیوں کہ اس وقت آپ کے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے چار اُوقیہ چاندی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے ایک ایک اُوقیہ تینوں سوالیوں میں تقسیم فرمادی اور پھر پوچھا "کوئی اور ہے لینے والا؟" کوئی اور لینے والا نہیں تھا۔ رات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو نیند نہیں آرہی تھی بار بار پہلو بدلتے یا اٹھ کر نماز پڑھنے لگتے۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا "کیا کوئی تکلیف ہے؟" فرمایا "نہیں!" دوبارہ عرض کیا "کوئی حکم نازل ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ بے قراری ہے؟" فرمایا "نہیں!" اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے پھر عرض کیا "آپ کو نیند کیوں نہیں آرہی؟" تب رسول اللہ ﷺ نے وہ ایک اُوقیہ چاندی نکال کر دکھائی اور فرمایا "یہ ہے وہ چیز جس نے مجھے بے قرار کر رکھا ہے۔ ڈر رہا ہوں کہ اسے خرچ کرنے سے قبل کہیں موت نہ آجائے۔" (رحمتہ للعالمین)

جنگ حنین کے موقع پر چھ ہزار قیدی' چوبیس ہزار اونٹ' ایک ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی (۱۲۵ کلو گرام) مالِ غنیمت میں حاصل ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے سارے کا سارا مالِ غنیمت تقسیم فرمادیا۔ خود گھر سے جس خیر و برکت کے ساتھ تشریف لائے تھے اسی کے ساتھ واپس تشریف لے گئے۔
(رحمتہ للعالمین)

Www.IslamicBooks.Website

ایک آدمی نے حاضر ہو کر سوال کیا آپ نے ارشاد فرمایا "میرے پاس اس وقت دینے کے لئے تو کچھ نہیں البتہ میرے نام سے کوئی چیز خرید لو تو میں اس کا قرضہ ادا کردوں گا۔" یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس کی آپ کو طاقت نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا مکلف نہیں ٹھہرایا۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار محسوس ہوئی۔ ایک انصاری نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ خرچ کیجئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے فقر کا خدشہ محسوس نہ کیجئے۔" یہ سن کر آپ مسکرائے اور فرمایا "مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔" (ترمذی)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرزِ عمل کی اِتباع میں اہلِ بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اِنفاق فی سبیل اللہ کی ایسی ایسی نادر مثالیں پیش کیں کہ مذاہبِ عالم کی تاریخ ایسی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک لاکھ درہم بھیجے جو انہوں نے اسی وقت غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کردیئے' اس دن آپ روزہ سے تھیں۔ خادمہ نے عرض کیا "اگر افطار کے لئے کچھ بچالیتیں تو اچھا تھا۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا "اس وقت یاد دلاتیں تو رکھ لیتی۔" (مستدرک حاکم)

سُورۃ بقرۃ کی آیت "مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا" نازل ہوئی تو ایک صحابی حضرت ابُو دحداح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض طلب فرماتا ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہاں!" صحابی نے عرض کیا "اپنا ہاتھ دیجئے۔" پھر ہاتھ میں ہاتھ لے کر کہا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنا باغ جس میں چھ سو کھجُور کے درخت ہیں اللہ تعالیٰ کو قرض دیا۔" سیدھے باغ میں آئے اور بیوی کو باغ سے باہر ہی کھڑے ہو کر آواز دی "بچوں کو باہر لے کر آجاؤ میں نے یہ باغ راہِ خدا میں دے دیا ہے۔" (ابن ابی حاتم)

حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ لوگ حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا "کل تمہاری مشکل دُور ہوجائے گی۔" دوسرے روز علی الصبح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک ہزار اونٹ غلے سے لدے ہوئے مدینہ پہنچے۔ مدینہ کے تاجر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور غلہ خریدنا چاہا تاکہ بازار میں بیچا جاسکے اور لوگوں کی پریشانی دُور ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ غلہ شام سے منگایا ہے تم خرید پر کتنا نفع دیتے ہو؟ تاجروں نے دس کے بارہ پیش کیے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اس سے زیادہ ملتے ہیں۔ تاجروں نے دس کے چودہ پیش کئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "مجھے اس سے بھی زیادہ ملتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا ہم سے زیادہ دینے والا کون ہے؟ مدینہ کے تاجر تو ہم ہی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "مجھے ہر درہم کے عوض دس درہم

Www.IslamicBooks.Website

ملتے ہیں کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟" تاجروں نے کہا "نہیں" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تاجرو! گواہ رہنا میں یہ تمام غلہ مدینہ کے محتاجوں پر صدقہ کرتا ہوں" (ازالہ الخفاء از شاہ ولی اللہ)

سورۃ آل عمران کی آیت لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ سن کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا بہترین باغ صدقہ کر دیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی پسندیدہ لونڈی اللہ تعالیٰ کی راہ میں آزاد کر دی۔ (تفسیر ابن کثیر)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سات سو اونٹ بمعہ غلہ صدقہ کیے۔ (ابو نعیم)

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں حمص (شام کا صوبہ) کے گورنر تھے۔ ماہانہ تنخواہ ملتی تو گھر والوں کے لیے کھانے پینے کا سامان خرید کر باقی رقم صدقہ کر دیتے (ابو نعیم)

اِنفاق فی سبیل اللہ کا یہ ہے وہ معیار جس پر اسلام اپنے پیروکاروں کو دیکھنا چاہتا ہے۔ ان صفات کے حامل افراد سے وہ سوسائٹی اور معاشرہ وجود میں آتا ہے جس میں کوئی شخص بھوکا یا ننگا نہیں رہتا' کوئی مصیبت زدہ یا پریشان حال شخص بے سہارا نہیں رہتا کوئی یتیم یا بیوہ احساسِ محرومیت کا شکار نہیں ہوتی۔ اسی معاشرہ کی کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ "مسلمانوں کی مثال باہمی محبت و مودّت اور شفقت کے لحاظ سے جسمِ واحد کی سی ہے کہ اگر ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بخار اور بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

زکوٰۃ ایک مثالی معاشی نظام کی بنیاد

کم و بیش دو سو سال پہلے "حریّت فرد" اور "حریّتِ فکر" جیسے خوبصورت الفاظ کے پردے میں سرمایہ دارانہ اندازِ فکر کو دنیا میں ایک نظام کے طور پر متعارف کرایا گیا جس کی بنیاد اس فلسفہ پر تھی کہ ہر آدمی اپنی دولت کا مکمل مالک اور مختار ہے' اسے جہاں چاہے جیسے چاہے استعمال کر سکتا ہے۔ سوسائٹی اور معاشرے پر اس کے اثرات خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں خواہ اس سے اس کا اپنا اخلاق اور کردار تباہ ہو یا پورے معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی پھیلے' سرمایہ دارانہ نظام اس سے کوئی تعرض نہیں کرتا۔ اسی طرح زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی ہوس میں چند گھروں کا سکون اور چین برباد ہو یا پوری کی پوری قوم اس کی ہوسِ زر کی بھینٹ چڑھے' سرمایہ دارانہ نظام اس پر کوئی قانونی یا اخلاقی پابندی عائد نہیں کرتا۔ اس بے رحم اور سنگدلانہ شیطانی نظام میں جہاں اخلاقی لحاظ سے انسانی اقدار کی کوئی قدر و قیمت نہیں وہاں معاشی لحاظ سے سرمایہ صرف سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں ہی گردش کرتا رہتا ہے جب کہ بے سرمایہ افراد قرضوں اور سُود در سُود کے بوجھ تلے دبے چلے جاتے ہیں۔ دنیا جب اس نظام کی

Www.IslamicBooks.Website

فریب کاریوں سے آگاہ ہوئی تو "مساوات" اور "عدل" جیسے دلکش الفاظ کے حوالے سے دنیا کو ایک دوسرے شیطانی نظام ...... اشتراکیت ...... سے متعارف کرایا گیا جس کا بنیادی فلسفہ "حریتِ فرد" اور "حریتِ فکر" کی مکمل نفی تھی۔ حکومت تمام وسائل 'دولت' زمینوں' کارخانوں' فیکٹریوں اور دیگر اموال وغیرہ کی مالک اور فرد مکمل طور پر محروم! فرد ایک لگی بندھی غلامانہ زندگی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا اور حکومت کے چند افراد پوری قوم کی تقدیر کے مالک و مختار! حکیم الامّت علامہ اقبال نے اشتراکی نظام پر کتنا اچھا تبصرہ کیا ہے۔

یہ علم یہ حکمت یہ تدبیر یہ حکومت
پیتے ہیں لہُو دیتے ہیں تعلیم مساوات

پہلا نظام ظلم اور جبر کی ایک انتہا تھا اور دوسرا نظام اسی ظلم اور جبر کی دوسری انتہا ثابت ہُوا۔ جس طرح دنیا ایک صدی کے اندر اندر سرمایہ دارانہ نظام سے مایوس ہو گئی اسی طرح دنیا دوسری صدی کے اختتام سے پہلے ہی اشتراکی نظام پر لعنت بھیجنے لگی اس صدی کے موجودہ عشرہ (۱۹۸۱ء۔۱۹۹۰ء) کو اگر اشتراکیت کی موت کا عشرہ قرار دیا جائے تو شاید بے جا نہ ہو گا جس میں نہ صرف یہ کہ اشتراکی ممالک نے اشتراکیت کا طوق گلے سے اتار پھینکا ہے بلکہ خود اشتراکیت کے علمبرداروں کے اپنے دیس "روس" میں بھی اس ظالمانہ نظام کے خلاف علمِ بغاوت بلند ہونے لگا ہے۔ تجربے نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ انسانوں کے لیے انسانوں کے بنائے ہوئے نظام اور قوانین کبھی بھی راہِ نجات نہیں بن سکتے۔

سرمایہ داری اور اشتراکیت کے مقابلے میں اسلامی نظام معیشت کی بنیاد اس تعلیم پر ہے کہ اس کائنات اور کائنات کی ہر چیز کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے' دولت اور وسائل دولت کا حقیقی مالک بھی وہی ہے۔ قرآن مجید نے مختلف جگہ پر مختلف انداز میں اس کی نشاندہی فرمائی ہے۔ سُورۃ نُور میں ارشاد مبارک ہے

﴿ وَ آتُوْهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِيْ آتَكُمْ ﴾ (۲۴:۳۳)

ترجمہ : "آزادی کے خواہشمند غلاموں کو اس مال سے دو جو اللہ نے تمہیں دیا۔" (آیت نمبر ۳۳)

سُورۃ حدید میں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿ وَ أَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ﴾ (۵۷:۱۷)

ترجمہ : "جس مال پر اللہ تعالیٰ نے تمہیں خلیفہ بنایا ہے' اس میں سے خرچ کرو۔" (آیت نمبر ۷)

قرآن مجید میں پچاس سے زیادہ آیات ایسی ہیں جن میں اللہ کریم نے کہیں رَزَقْنَاهُمْ اور کہیں

Www.IslamicBooks.Website

رَزَقْنٰھُمْ اور کہیں رَزَقْنٰکُمْ اور کہیں رَزَقَکُمْ کہہ کر لوگوں کو رزق دینے کی نسبت اپنی طرف کی ہے جس سے انسان کو یہ حقیقت ذہن نشین کروانا مقصود ہے کہ یہ مال و دولت جسے انسان اپنی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے اپنی ملکیت سمجھنے لگتا ہے۔ دراصل یہ اللہ کی ملکیت ہے جو اس نے اپنے بندوں کو امانت کے طور پر دے رکھی ہے۔ لہٰذا انسان اس بات کا پابند ہے کہ جو دولت اللہ تعالیٰ نے اسے دی ہے اسے اللہ تعالیٰ ہی کے حکم کے مطابق استعمال کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دونوں معاملات ------- دولت کمانے اور دولت خرچ کرنے ------ میں انسان کو حدود و قیود بتا دیں۔ دولت کمانے کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے جن ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی کو حرام قرار دیا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ رشوت اور غصب (البقرہ:۱۸۸)
۲۔ خیانت (آل عمران:۱۶۱)
۳۔ بُت گری و بُت فروشی (المائدہ:۹۰)
۴۔ چوری (المائدہ:۳۸)
۵۔ ناپ تول میں کمی (التطفیف:۱۳)
۶۔ مال یتیم میں حق تلفی (النساء:۱)
۷۔ اتفاقیہ آمدنی والے تمام ذرائع مثلاً جوا وغیرہ (المائدہ:۹۰)
۸۔ شراب کی تیاری۔ خرید و فروخت اور نقل و حمل کی آمدنی (المائدہ:۹۰)
۹۔ فحاشی اور بے حیائی پھیلانے والے کاروبار (النور:۱۹)
۱۰۔ سُودی کاروبار (آل عمران:۱۳۰)
۱۱۔ قحبہ گری اور زنا کی آمدنی (النور: ۳۳)
۱۲۔ قسمتیں بتانے کا کاروبار (المائدہ: ۹۰)
۱۳۔ اس کے علاوہ ایسے تمام ذرائع جو جھوٹ دھوکے اور فریب پر مبنی ہوں اسلام کے نزدیک ناجائز اور حرام ہیں۔

متذکرہ بالا احکامات کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ شریعت اسلامی نے زیادہ دولت کمانے کے لالچ میں غلہ روکنے کو سنگین جرم قرار دیا ہے۔

اب ایک نظر دولت خرچ کرنے کے احکامات پر بھی ڈال لیجئے جن جن راستوں پر اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے کا حکم دیا یا ترغیب دلائی ہے وہ یہ ہیں

۱۔ والدین عزیز و اقارب یتیموں مسکینوں اور ہمسایوں پر خرچ کرنا۔ (النساء:۳۶)

Www.IslamicBooks.Website

۲۔ سوالی اور معذور لوگوں پر خرچ کرنا۔ (الذاریات:۱۰)
۳۔ قرض دینا۔ (البقرہ:۲۸)
۴۔ زکاۃ ادا کرنا۔ (التوبہ:۱۰۳)
۵۔ صدقات ادا کرنا۔ (البقرہ:۲۷۱)

متذکرہ بالا احکامات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مال اپنے پاس روکنے اور جمع کرنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے۔ (سُورۃ توبہ آیت نمبر ۳۴) اور ساتھ ہی اسراف (فضول خرچی) اور بخیلی سے بھی منع فرمادیا (سورۃ فرقان' آیت نمبر ۶۷)

اس کے ساتھ ساتھ شریعت نے ایسے تمام راستوں پر دولت خرچ کرنے سے سختی سے منع فرما دیا جس سے آدمی کا اپنا اخلاق تباہ ہوتا یا معاشرے میں کوئی بگاڑ پیدا ہوتا ہو مثلاً شراب' جُوا' زنا وغیرہ یہ بات یاد رہے کہ یہ حدُود مقرر کرنے کے بعد شریعت نے شخصی ملکیت پر کسی قسم کی پابندی یا حد مقرر نہیں کی' جائز اور حلال طریقے سے کوئی شخص کروڑوں کا مالک بن جائے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

دولت کمانے اور خرچ کرنے کے احکامات کا سرسری جائزہ لینے کے بعد پُورے وثوق سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اسلام نے معاشرہ میں ہر طبقے کے ہر فرد کو پورا پورا معاشی تحفظ عطا کیا ہے اور حق تلفی و لوٹ کھسوٹ کے تمام راستے بند کردئے ہیں۔

دولت کمانے اور خرچ کرنے کے تمام احکامات کا الگ الگ جائزہ لینا یہاں ممکن نہیں البتہ دولت خرچ کرنے کے بارے میں ایک اہم ترین حکم ----- وجُوبِ زکاۃ ------ اور دولت کمانے کے بارے میں ایک اہم ترین حکم ------ حُرمتِ سُود ------ کا مختصر جائزہ یہاں پیش کرنا ضروری ہے۔

گذشتہ دور حکومت میں ملکی سطح پر جس طرح کی "ہارس ٹریڈنگ" کے واقعات اخبارات میں آتے رہے ہیں اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ وطنِ عزیز پاکستان میں اب سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں کروڑ پتی لوگ موجود ہیں۔ ایک شخص جس کے پاس دس کروڑ روپے ہوں اس کی سالانہ زکاۃ پچیس لاکھ روپے بنتی ہے۔ اگر ایک شہر میں صرف ایک کروڑ پتی رہتا ہو جو ایمانداری سے اپنی زکاۃ ادا کرتا ہو تو چند سالوں میں ہی اس شہر کے بیشتر محتاجوں اور مسکینوں کے معاشی مسائل حل ہو سکتے ہیں اور اگر پاکستان کے ہر شہر اور علاقے کے تمام صاحبِ نصاب افراد اپنی اپنی زکاۃ ادا کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہر شہر اور علاقہ معاشی لحاظ سے خوش حال نہ ہو۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان کی سالانہ زکاۃ پانچ ارب روپے بنتی ہے۔ صرف ایک سال کی زکاۃ سے اگر اوسط درجے کے مکان تعمیر کئے

Www.IslamicBooks.Website

جائیں تو دو لاکھ مکان تعمیر ہو سکتے ہیں اتنی ہی رقم میں اگر یتیم اور بے سہارا بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا مقصود ہو تو سارے ملک میں ایک سال کی زکاۃ سے تین سو ایسے مراکز تعمیر کیے جا سکتے ہیں جن میں ایک لاکھ ستر ہزار بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا انتظام ہو سکتا ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اگر ملک میں صحیح طریقے سے نظامِ زکاۃ نافذ ہو جائے تو چند ہی سالوں کے اندر اندر پورے ملک میں عظیم معاشی انقلاب بپا ہو سکتا ہے۔ زکاۃ کے فیوض و برکات کا ایک دوسرے پہلو سے بھی جائزہ لیجئے۔ صرف ایک سال کی زکاۃ ' پانچ ارب روپے سے جہاں دو لاکھ بے خانماں لوگوں کو جو گھر میسّر آئیں گے اور ایک لاکھ ستر ہزار بچوں کی کفالت ہو گی وہاں دو لاکھ مکانوں کی تعمیر یا تین سو مراکز کی تعمیر کے لیے پانچ ارب روپیہ گردش میں آئے گا۔ جس کا کثیر حصّہ کاریگروں' مستریوں' مزدُوروں اور دوکانداروں کے ہاتھوں میں جائے گا جو براہِ راست عام آدمی کی خوشحالی کا باعث بنے گا۔ گویا زکاۃ کا حکم ایسا کثیر الفوائد عمل ہے جو دین کی تکمیل اور تقرب اِلیَ اللہ کے علاوہ ایک عام آدمی سے لے کر پورے ملک کی اجتماعی خوشحالی کا ضامن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زکاۃ فرض ہونے کے چند ہی سال بعد مدینہ کی اسلامی ریاست میں اس قدر خوش حالی ہو گئی تھی کہ زکاۃ دینے والے بہت تھے اور لینے والا کوئی نہ تھا۔

اب شریعتِ اسلامی کے دوسرے اہم حکم ---- حُرمتِ سُود ---- کا جائزہ لیجئے۔ ہمارے ہاں بنک اور مختلف ادارے یا کمپنیاں چھ فی صد سے لے کر دس' بیس اور تیس فی صد تک سود دیتی ہیں۔ بعض سکیمیں ایسی بھی ہیں جن میں چار پانچ سال بعد اصل رقم دگنی ہو جاتی ہے - ان سب سے بڑھ کر ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کی سکیم ہے جس میں دس سال بعد اصل رقم ۴٫۲۶ گنا یعنی ۴۲۶ فی صد اضافہ کے ساتھ واپس کی جاتی ہے۔ یاد رہے چند سال قبل یہ رقم ۳٫۶۹ گنا تھی جو اب بڑھا کر ۴٫۲۶ کر دی گئی ہے۔ مثلاً ایک شخص ہر ماہ دس ہزار روپے دس سال تک اس سکیم میں جمع کرواتا ہے' تو دس سال بعد یہ شخص ہر ماہ ۴۲ ہزار ۶ سو روپے وصول کرے گا ایک اور سکیم "ماہانہ آمدنی اکاؤنٹ" کے نام سے بھی جاری کی گئی ہے۔ جس میں اگر کوئی شخص پانچ سال کے لئے ہر ماہ دس ہزار روپے (یا کم و بیش جتنے بھی چاہے) کم سے کم رقم ۱۰۰ روپے جمع کرواتا رہے تو پانچ سال کے بعد اس شخص کو تاحیات دس ہزار روپے ماہانہ (یا جتنی رقم وہ پانچ سال تک ہر ماہ جمع کرواتا رہے) ملتے رہیں گے۔ گویا سرمایہ دار گھر بیٹھے کسی محنت اور مشقت کے بغیر۔ ہزاروں سے لاکھوں اور لاکھوں سے کروڑوں روپے کما سکتا ہے ایسے شخص کو فیکٹری یا کارخانہ وغیرہ لگا کر محنت کے علاوہ نقصان کا خطرہ مول لینے کی آخر کیا ضرورت ہے؟

Www.IslamicBooks.Website

سوچنے کی بات یہ ہے کہ سرمایہ دار تو مختلف کمپنیوں یا سکیموں سے بڑھتا چڑھتا سُود وصول کر لیتا ہے لیکن یہ آتا کہاں سے ہے؟ چھوٹے درجے کے صنعتکاروں، متوسط طبقہ کے تاجروں چھوٹے زمینداروں، کسانوں اور مزدوروں کی جیب سے، جن کی تعداد ملک کے اندر بلاشبہ کروڑوں میں ہے یہ لوگ ایک دفعہ سُود کے چکر میں پھنستے ہیں تو عمر بھر نکل نہیں پاتے۔ حکیم الاُمت علامہ اقبال نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے

ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جُوا ہے
سود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگِ مفاجات

سُودی نظام کے ذریعے فرد پر جو ظلم ہو رہا ہے وہ تو ہے ہی۔ لمحہ بھر کے لیے غور فرمائیں۔ ملکی معیشت پر یہ سودی نظام کتنی بڑی لعنت بن کر مسلط ہے۔ سرمایہ دار اپنا سرمایہ بنکوں یا مختلف سکیموں میں رکھ کر سُود در سُود کھاتا رہتا ہے۔ سرمایہ رکھنے کی وجہ سے ملکی پیداوار، کاروبار اور تجارت میں شدید کمی واقع ہوتی ہے۔ اور یُوں برآمدات میں کمی اور درآمدات میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے جو بالآخر ملک میں زرِ مبادلہ کی کمی اور کثیر غیر ملکی قرضوں کا باعث بنتا ہے۔ ان قرضوں کی ادائیگی کے لیے حکومت ہر سال ٹیکسوں میں اضافہ کرتی ہے۔ کسٹم ڈیوٹیاں بڑھتی ہیں جس کے نتیجے میں اشیائے صرف کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اس طرح عام آدمی جو براہِ راست سُود میں ملوث نہیں ہوتا۔ سودی نظام کی وجہ سے وہ بھی بمشکل جسم و جان کا رشتہ قائم رکھ پاتا ہے۔ شریعت نے سُود کی اس درجہ وعید بلاوجہ تو نہیں بتائی۔ قرآن مجید میں اسے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف اعلانِ جنگ قرار دیا گیا ہے۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۷۹)

رسُول اکرم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے کہ سُود کے ستر درجے ہیں۔ ان میں سے کم تر درجہ ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ)

معراج کی رات رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو دیکھا جن کی پیٹ مکان کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور ان میں سانپ ہی سانپ بھرے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے پوچھنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ سُود کھانے والے لوگ ہیں۔ (مسند احمد، ابن ماجہ)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون میں وجُوبِ زکاۃ اور حُرمتِ سُود دونوں حکم پوری بنی نوع انسان کے لیے برکت ہی برکت اور خیر ہی خیر ہیں لیکن المیہ یہ ہے کہ آج جب پوری نوع انسانی سرمایہ دارانہ نظام معیشت سے مایوس اور اشتراکی نظام معیشت سے بغاوت کر چکی ہے اور نہیں جانتی کہ کیا کرے کدھر جائے، اسلامی نظام معیشت کے علمبردار، جنہیں اس وقت پوری دنیا کی

Www.IslamicBooks.Website

راہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا چاہیے تھا خود باطل نظاموں کی فریب کاریوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں

مانگتے پھرتے ہیں اغیار سے مٹی کے چراغ
اپنے خورشید پہ پھیلا دیے سائے ہم نے

مستقبل میں جب بھی کبھی مسلمانوں کو جاندار قیادت میسّر آ گئی جو اسلامی نظامِ حیات کو اس کی حقیقی شکل میں متعارف کروا سکی تو ہمیں یقینِ کامل ہے کہ جبر و ظلم، جھوٹ و فریب اور خود غرضی کی ستائی ہوئی دنیا عدل و انصاف، امن و سکون اور حریّت و اخوّت کے اس آسمانی نظام کو آزمانے میں ان شاء اللہ لمحہ بھر کا تامل نہیں کرے گی۔

قارئین کرام! زکاۃ کے مسائل بلاشبہ بہت دقیق اور عمیق ہیں اسی لیے ہم نے زیادہ سے زیادہ علمائے کرام سے استفادہ کی کوشش کی ہے۔ تاہم اہلِ علم حضرات کی آراء اور مشوروں کا ہمیں انتظار رہے گا۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ احادیثِ صحیحہ کے حوالے سے قدیم اور جدید قسم کے تمام مسائل شاملِ اشاعت ہوں تاکہ اس معاملے میں عوامُ النّاس کی زیادہ سے زیادہ راہنمائی ہو سکے۔ ہم اپنی کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں، اس کا اندازہ قارئین کرام ہی لگا سکتے ہیں۔

قارئینِ کرام! سلسلہ اشاعتِ حدیث سے ہمارے پیشِ نظر درج ذیل مقاصد ہیں۔

(الف) حدیثِ رسول ﷺ سے لوگ اسی طرح کا تعلق محسوس کریں جیسا کتابُ اللہ کے ساتھ محسوس کرتے ہیں۔

(ب) دینی مسائل سیکھنے اور سمجھنے کے لیے لوگوں میں صرف کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے استفادہ کرنے کا رجحان پیدا ہو۔

(ج) کتابُ اللہ اور سنتِ رسول ﷺ سے ثابت نہ ہونے والے مسائل کو بلا تامل ترک کرنے کی سوچ عام ہو۔

آپ اس حقیقت سے یقیناً اتفاق کریں گے کہ اب تک جس قدر عام فہم، آسان اور عوامی انداز میں کتاب اللہ پر مختلف پہلوؤں سے کام ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے اس قدر حدیث رسول ﷺ پر کام نہیں ہوا لہٰذا اس حقیقت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے عقائد، احکام، مسائل، مناقب اور تفسیر وغیرہ سے متعلق صحیح احادیث پر مشتمل کتابچے ان شاء اللہ یکے بعد دیگرے طبع کروانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے اب تک اس سلسلہ میں جو کام ہو چکا ہے اس کی تفصیل آپ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ حضرات جو متذکرہ بالا مقاصد

Www.IslamicBooks.Website

سے اتفاق رکھتے ہیں ان سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ اشاعتِ حدیث کی جدوجہد کو اپنی جدوجہد سمجھیں اور اس سلسلہ میں جو بھی خدمت سرانجام دے سکتے ہوں خود آگے بڑھ کر سرانجام دیں۔ ہمارے نزدیک سب سے بڑی خدمت یہی ہے کہ ان کتب کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچایا جائے۔

﴿ اَللّٰهُ يَجْتَبِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴾

ترجمہ : "اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے (اپنے کام کے لیے) چن لیتا ہے' اور اپنی طرف آنے کا راستہ اسی کو دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔ (سُورۃ الشوریٰ آیت نمبر۱۳)

واجبُ الاحترام علمائے کرام نے اپنی شدید گوناگوں مصروفیات کے باوجود دینی فریضہ سمجھتے ہوئے مسودہ کی نظر ثانی فرمائی اور بڑی محنت اور عرق ریزی سے مسودہ پر انتہائی قیمتی نوٹ تحریر فرمائے۔ ادارہ ان تمام حضرات کے تعاون کا تہ دل سے شکر گزار ہے اور دُعاگو ہے کہ اللہ کریم ان تمام حضرات کو دنیا و آخرت میں اپنے بہترین انعامات سے نوازے۔ (آمین)

آخر میں مجھے اپنے ان تمام بھائیوں اور بزرگوں کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جو اشاعتِ حدیث کے لیے بڑی محنت اور خلوص سے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے ان تمام عاجز اور گناہ گار بندوں کی اس حقیر سی کوشش کو اپنے فضل خاص سے شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ﴾

اے ہمارے پروردگار ہماری اس خدمت کو قبول فرما تو یقیناً خوب سننے اور خوب جاننے والا ہے)

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ
جامعة ملك سعود ، الرياض
المملكة العربية السعودية

۲۱ ربیع الاول ۱٤۱۱ھ / ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء

Www.IslamicBooks.Website

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلَا اِنِّیْ اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ

﴿ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ، بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ ﴾

(مسلمانو!) آگاہ رہو، مَیں قرآن دیا گیا ہُوں اور اِس کے ساتھ اُسی درجے کی ایک اور چیز (یعنی حدیث) بھی دیا گیا ہُوں۔

(اسے ابُو داؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

Www.IslamicBooks.Website

اَلنِّــــيَّـــةُ

نیت کے مسائل

مسئلہ ۱ اعمال کے اجر و ثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔

مسئلہ ۲ زکاۃ ادا کرتے وقت نیت کرنا ضروری ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی' لہذا جس نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی (اسے دنیا ملے گی) یا جس نے عورت حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی (اسے عورت ہی ملے گی) پس مہاجر کی ہجرت اسی چیز کے لئے سمجھی جائے گی جس غرض کے لئے اس نے ہجرت کی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳ دکھاوے کی زکاۃ' نماز اور روزہ سب شرک (اصغر) ہے۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى يُرَائِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲) (حَسَن)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ "جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا' جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا۔ اس نے شرک کیا جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا' اس نے شرک کیا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح بخاری ، باب کیف بدء الوحی

۲- الترغیب والترهیب للشیخ محی الدین الدیب الجزء الاول رقم الحدیث ۴۳

Www.IslamicBooks.Website

فَرْضِيَّةُ الزَّكَاةِ

زکاة کی فرضیت

مسئلہ ۴ زکاۃ کا ادا کرنا اسلام کے پانچ بنیادی فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکاۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵ زکاۃ ادا کرنے کے عہد پر رسول اللہ ﷺ نے بیعت لی۔

قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶ زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف جہاد کرنا فرض ہے۔

مسئلہ ۷ زکاۃ ایک فرض عبادت ہے۔ اس کی جگہ کوئی صدقہ خیرات یا

۱- صحیح بخاری ، کتاب الایمان باب الایمان

۲- صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ باب البیعۃ علی إیتاء الزکاۃ

Www.IslamicBooks.Website

ٹیکس وغیرہ ادا کرنے سے زکاۃ کا فرض ساقط نہیں ہوتا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے (اور زکاۃ بیت المال میں جمع کرانے سے انکار کر دیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "کہ آپ لوگوں سے کیوں کر جہاد کریں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں۔ جب یہ کہنے لگیں تو انہوں نے اپنے مال اور اپنی جانیں مجھ سے بچا لیں۔ مگر حق کے ساتھ' اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گا۔" حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا "اللہ کی قسم! میں تو اس سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکاۃ میں فرق کرے گا۔ کیونکہ زکاۃ کا مال حق ہے۔ واللہ! اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ بھی 'جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے۔ مجھے نہ دیں گے تو ان سے ضرور لڑائی کروں گا۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "واللہ! اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا' اور میں جان گیا کہ حق یہی ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

١- صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ

Www.IslamicBooks.Website

فَضْلُ الزَّكَاةِ

زکاۃ کی فضیلت

مسئلہ 8 زکاۃ ادا کرنے والا جنتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ "مجھے ایسا عمل بتائیے جسے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔" آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر۔ فرض نماز قائم کر۔ فرض زکاۃ ادا کر۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔" اس نے کہا "اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ کچھ نہ کروں گا۔" جب وہ آدمی واپس ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "جسے جنتی آدمی دیکھنا پسند ہو، وہ اسے دیکھ لے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 9 زکاۃ ادا کرنے والے کے ایمان کی گواہی رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ وَالزَّكَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ .

۱- صحیح بخاری . کتاب الزکاۃ

Www.IslamicBooks.Website

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (١) (صحيح)

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "وضو اچھی طرح کرنا نصف ایمان ہے اور الحمدللہ (کہنا) میزان کو (نیکیوں سے) بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور اللہ اکبر (کہنا) آسمان و زمین کو (نیکیوں سے) بھر دیتے ہیں۔ نماز (قیامت کے دن) روشنی ہوگی' اور زکاۃ (صاحب ایمان ہونے کی) دلیل ہے۔ صبر کرنا (پریشانیوں اور مصائب میں راہ دکھانے کے لئے) روشنی ہے اور قرآن (قیامت کے روز گواہی دے کر) تیرے حق میں حجت بنے گا یا تیرے خلاف حجت ہوگا۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ) قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٢)

حضرت خالد بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک دیہاتی نے کہا کہ "مجھے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ کے مطلب سے آگاہ فرمائیے۔" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا "جس آدمی نے سونا چاندی جمع کیا اور اس کی زکاۃ نہ دی تو اس کے لئے خرابی ہے اور یہ آیت زکاۃ کا حکم اترنے سے پہلے کی ہے۔ جب زکاۃ فرض ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے مال زکاۃ کے ذریعے پاک کر دیا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٠ زکاۃ ادا کرنے سے مال میں اضافہ ہوتا ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ١٢ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

١– صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢٢٨٦
٢– صحيح بخاري ، كتاب الزكاة باب ما أدى زكاته فليس بكنز

Www.IslamicBooks.Website

اَهَمِيَّةُ الــزَّكَاةِ

زکاۃ کی اہمیت

مسئلہ ۱۱ جس سونے اور چاندی کی زکاۃ ادا نہ کی جائے' قیامت کے دن اس سونے اور چاندی کی تختیاں بنا کر آگ میں گرم کی جائیں گی اور ان سے اس کے مالک کی پیشانی پیٹھ اور پہلو داغے جائیں گے۔

مسئلہ ۱۲ جن جانوروں کی زکاۃ ادا نہ کی جائے قیامت کے دن وہ جانور اپنے مالک کو پچاس ہزار سال تک اپنے پاؤں تلے روندتے رہیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحَ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُـهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْإِبِلُ قَالَ: وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَـا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَـا كَانَتْ لَـا يَفْقِدُ مِنْهَـا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَـا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَـا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ: وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَـا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِـدُ مِنْهَـا شَيْئًا لَيْسَ

Www.IslamicBooks.Website

فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "جو شخص سونے اور چاندی کا مالک ہو لیکن اس کا حق (یعنی زکاۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس (سونے اور چاندی) کی تختیاں بنائی جائیں گی۔ پھر ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان سے اس (منکرِ زکاۃ کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ پر داغ لگائے جائیں گے۔ جب بھی (یہ تختیاں گرم کرنے کے لئے) آگ میں واپس لے جائی جائیں گی تو دوبارہ (عذاب دینے کے لئے)لوٹائی جائیں گی (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کا عرصہ پچاس ہزار سال (کے برابر) ہے۔ یہاں تک کہ انسانوں کے فیصلے ہو جائیں۔ پھر وہ اپنا راستہ جنّت کی طرف دیکھے یا دوزخ کی طرف۔" (عرض کیا گیا"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !) پھر اونٹوں کا کیامعاملہ ہو گا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جو شخص اونٹوں کا مالک ہو اور وہ ان کا حق (زکاۃ) ادا نہ کرے اور اس کے حق سے یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کے دن کا دُودھ دوھے (اور عرب کے رواج کے مطابق یہ دُودھ مساکین کو پلا دے) وہ قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں اوندھے منہ لٹایا جائے گا اور وہ اونٹ بہت فربہ اور موٹے ہو کر آئیں گے ان میں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہو گا۔ (یعنی سب کے سب) اس (منکرِ زکاۃ کو اپنے کھُروں (پاؤں) سے روندیں گے۔ اور اپنے منہ سے کاٹیں گے۔ جب پہلا اونٹ (یہ سلوک کر کے) جائے گا تو دوسرا آ جائے گا (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا۔ جس کا عرصہ پچاس ہزار سال (کے برابر) ہے۔ حتیٰ کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے گا) پھر وہ اپنا راستہ جنّت کی طرف دیکھے گا یا جہنم کی طرف۔" عرض کیا گیا کہ "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! گائے اور بکری کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟" فرمایا"کوئی گائے اور بکری والا ایسا نہیں جو ان کا حق (زکاۃ) ادا نہ کرے مگر جب قیامت کا دن ہو گا تو وہ اوندھا لٹایا جائے گا۔ ایک ہموار زمین پر، اور ان گائے اور بکریوں میں سے کوئی کم نہ ہو گی۔ (سب کی سب آئیں گی) اور ان میں سے کوئی سینگ مڑی ہوئی نہ ہو گی نہ بغیر سینگوں کے اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی۔ وہ اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گی۔ اور اپنے کھُروں سے روندیں گی۔ جب پہلی گزر جائے گی تو پچھلی آ جائے گی۔ (یعنی لگاتار آتی رہیں گی) دن بھر ایسا ہوتا رہے گا جس کی مدّت پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔ پھر وہ اپنا راستہ جنّت کی طرف دیکھے یا دوزخ کی طرف۔"اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- صحيح مسلم ، كتاب الزكاة باب أثم مانع الزكاة

Www.IslamicBooks.Website

عَنِ الْأَحْنَفِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِكَيٍّ فِي ظُهُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُولُ قُبَيْلُ قَالَ مَا قُلْتُ إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں قریش کے چند لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ ابُو ذر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے کہ "خزانہ جمع کرنے والوں کو بشارت دو ایسے داغ کی جو ان کی پیٹھ پر لگائے جائیں گے اور ان کے پہلوؤں سے آر پار ہو جائیں گے۔ ان کی گُدّیوں (گردن) میں لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانیوں سے پار ہو جائیں گے" پھر ابُو ذر رضی اللہ عنہ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ تو مَیں نے (لوگوں سے) پوچھا "یہ کون ہیں؟" لوگوں نے بتایا کہ "یہ ابُوذر رضی اللہ عنہ ہیں" چنانچہ میں ان کی طرف گیا اور عرض کیا "یہ کیا تھا جو مَیں نے ابھی ابھی آپ سے سنا جو آپ نے فرمایا" حضرت ابُوذر رضی اللہ عنہ نے کہا "مَیں نے وہی کہا ہے جو مَیں نے ان (مسلمانوں) کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴ زکاۃ نہ دینے والوں کا روپیہ پیسہ قیامت کے دن گنجا سانپ بن کر ان کو ڈسے اور کاٹے گا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلاَ ﴿ لاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ الْآيَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکاۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل بن کر، جس کی آنکھوں پر دو نقطے (داغ) ہوں گے اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا۔ "مَیں تیرا مال ہوں، مَیں تیرا خزانہ ہوں۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ) "جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور وہ بخیلی کرتے ہیں تو اپنے لئے یہ بخل بہتر نہ

۱ – صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ ، باب فی الکنازین للاموال والتغلیظ علیهم
۲ – صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ ، باب إثم مانع الزکاۃ

Www.IslamicBooks.Website

سمجھیں بلکہ ان کے حق میں برا ہے عنقریب قیامت کے دن یہ بخیلی ان کے گلے کا طوق ہونے والی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴ جس مال سے اللہ تعالی کا حق ادا نہ کیا جائے وہ مال تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى بَدَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْإِبِلُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا وَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ يَرُدُّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا

Www.IslamicBooks.Website

فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِي وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی' دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانے کا ارادہ فرمایا۔ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ کوڑھی کے پاس آیا اور کہا "تجھے کون سی چیز بہت پیاری ہے" اس نے کہا "اچھا رنگ اور اچھا بدن اور وہ چیز مجھ سے دور ہو جائے جس سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "فرشتے نے اس (کے جسم) پر ہاتھ پھیرا' پس اس سے اس کی گندگی دور ہو گئی' اور اچھا رنگ اور اچھا بدن دے دیا گیا۔" پھر فرشتے نے کوڑھی سے پوچھا "تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟" اس نے کہا "اونٹ یا کہا گائے راوی (اسحاق) کو شک ہے ہاں کوڑھی اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے ایک حاملہ اونٹنی دے دی گئی اور کہا اللہ تجھے اس میں برکت دے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور کہا "تجھے سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے؟" اس نے کہا "خوب صورت بال' اور وہ چیز مجھ سے دور ہو جائے جس سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اس کا گنجاپن جاتا رہا اور خوب صورت بال اسے دے دیئے گئے۔" فرشتے نے پوچھا "تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟" اس نے کہا "گائے" پس ایک حاملہ گائے اسے دے دی گئی اور فرشتے نے کہا "اللہ تجھے اس میں برکت دے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور کہا "تجھے سب سے زیادہ پیاری چیز کون سی ہے؟" اس نے کہا "اللہ مجھے بینائی دے دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا' اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ فرشتے نے کہا "تجھے سب سے

۱- صحیح بخاری ، کتاب أحادیث الأنبیاء باب ما ذکر عن بنی إسرائیل

Www.IslamicBooks.Website

زیادہ پسند مال کون سا ہے؟" کہا "بکریاں"" اسے ایک حاملہ بکری دے دی گئی۔ پس بچے لئے کوڑھی اور گنجے نے اونٹ اور گائے کے' اور اندھے نے بکری کے۔ جس سے کوڑھی کے لئے ایک جنگل اونٹوں سے بھر گیا گنجے کے لئے ایک جنگل گائے سے بھر گیا اور اندھے کے لئے ایک جنگل بکریوں سے بھر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "پھر (کچھ عرصہ بعد) فرشتہ کوڑھی کے پاس اس کی پہلی صورت اور شکل میں آیا اور آکر کہا "غریب آدمی ہوں سفر میں میرا مال و اسباب جاتا رہا' اب میرا آج کے دن (اپنی منزل پر) پہنچنا اللہ کی مہربانی اور تیرے سبب سے ہے۔ میں تجھ سے اسی ذات کے واسطہ سے مانگتا ہوں' جس نے تجھے اچھا رنگ جسم اور مال دیا ہے ایک اونٹ چاہتا ہوں' جس کے ذریعے اپنی منزل پر پہنچ سکوں۔" اس نے کہا "حقدار بہت ہیں" (یعنی خرچ زیادہ ہے مال کم ہے) فرشتے نے کہا "میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور تو غریب تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے صحت اور مال دیا۔" اس نے کہا "مجھے تو یہ مال و دولت باپ دادا سے وراثت میں ملا ہے۔" فرشتے نے کہا "تو جھوٹا ہے' اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو تھا۔" آپ ﷺ نے فرمایا "پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اسے وہی کہا' جو کوڑھی سے کہا تھا' گنجے نے وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا۔ فرشتے نے کہا "اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔" آپ ﷺ نے فرمایا پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس اس کی (سابقہ) صورت میں آیا اور کہا "غریب مسافر ہوں۔ سفر میں میرا مال و اسباب جاتا رہا۔ آج میں (اپنی منزل پر) نہیں پہنچ سکتا ہوں' مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور تیرے سبب سے' تجھ سے اسی ذات کے واسطہ سے مانگتا ہوں جس نے تجھے بینائی دی۔ ایک بکری (چاہتا ہوں) کہ اس کے باعث اپنی منزل پر پہنچ سکوں۔" اندھے نے کہا "بے شک میں اندھا تھا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بینائی دی' پس تو جو چاہے لے لے' اور جو چاہے چھوڑ دے۔ اللہ کی قسم آج کے دن میں تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا۔ اس چیز سے جسے تو اللہ کے لئے لینا چاہے۔" فرشتے نے کہا "اپنا مال اپنے پاس رکھ۔ حقیقت یہ ہے کہ تم (تینوں) کو آزمایا گیا۔ پس تجھ سے اللہ راضی ہوا۔ اور تیرے دونوں ساتھیوں پر غصہ کیا گیا۔" اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٥ زکاۃ نہ دینے والا دوزخی ہے۔

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَانِعُ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (١) (حَسَنٌ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "زکاۃ نہ دینے والا قیامت

١- صحيح الترغيب والترهيب للالباني الجزء الاول رقم الحديث ٧٦٠

Www.IslamicBooks.Website

کے دن آگ میں ہو گا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٦ زکاۃ ادا نہ کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ إِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِيْنَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (١) (حَسَنٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زکاۃ ادا نہ کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٧ زکاۃ ادا نہ کرنے والے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَ كَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَ مَانِعَ الصَّدَقَةِ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيُّ (٢) (حَسَنٌ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُود کھانے، کھلانے، گواہی دینے اور کتابت کرنے والے سب لوگوں پر لعنت فرمائی۔ نیز بال گوندھنے، گندوانے والی پر، زکاۃ ادا نہ کرنے والے پر، حلالہ نکالنے اور نکلوانے والے پر بھی لعنت فرمائی ہے۔ اسے اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

١- صحیح الترغیب والترهیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٧٦١
٢- صحیح الترغیب والترهیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٧٥٦

Www.IslamicBooks.Website

اَلزَّكَاةُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ

زکاۃ قرآن مجید کی روشنی میں

مسئلہ ۱۸ پہلی اُمتوں پر بھی زکاۃ فرض تھی۔

﴿ وَ اِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لاَ تَعْبُدُوْا إِلاَّ اللهَ وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّ ذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَ أَقِيْمُوا الصَّلاَةَ وَ آتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلاَّ قَلِيْلاً مِّنْكُمْ وَ أَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ ﴾ (۲:۸۳)

"یاد کرو جب بنی اسرائیل سے ہم نے پختہ عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا' ماں باپ کے ساتھ رشتہ داروں کے ساتھ یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا' لوگوں سے بھلی بات کہنا' نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا' مگر تھوڑے آدمیوں کے سوا تم سب اس عہد سے پھر گئے۔" (سُورۃ بقرۃ آیت نمبر۸۳)

﴿ وَ كَانَ يَأْمُرُ بِالصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ○ ﴾ (۱۹:۵۵)

"اسماعیل اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کیا کرتے تھے' اور وہ اپنے رب کے نزدیک بڑے پسندیدہ انسان تھے۔" (سُورۃ مریم آیت ۵۵)

﴿ وَ أَوْصَانِيْ بِالصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ○ ﴾ (۱۹ : ۳۱)

"اللہ تعالیٰ نے مجھے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو) حکم دیا کہ جب تک زندہ ہوں نماز قائم کروں اور زکاۃ ادا کرتا رہوں۔" (سورۃ مریم آیت ۳۱)

مسئلہ ۱۹ ادائیگی زکاۃ ایمان کی نشانی اور حرمتِ جان کی ضمانت ہے۔

﴿ فَإِنْ تَابُوْا وَ أَقَامُوا الصَّلاَةَ وَ آتُوا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ

Www.IslamicBooks.Website

لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ○ ﴾ (۹:۱۱)

"پس اگر یہ (کافر) توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں۔ زکاۃ دیں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں (لہٰذا ان کے خلاف جنگ نہ کرو) اور جاننے والوں کے لئے ہم اپنے احکام واضح کئے دیتے ہیں۔" (سُورۃ توبہ آیت ۱۱)

مسئلہ ۲۰ زکاۃ اللہ کی رحمت کا وسیلہ ہے۔

﴿ وَ أَقِیْمُوا الصَّلَاۃَ وَ آتُوا الزَّکَاۃَ وَ أَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ ﴾ (۲۴:۵۶)

"نماز قائم کرو، زکاۃ دو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو امید ہے تم پر رحم کیا جائے گا۔" (سُورۃ نور آیت نمبر۵۶)

مسئلہ ۲۱ زکاۃ گناہوں کا کفارہ اور تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے۔

﴿ خُذْ مِنْ أَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَ تُزَکِّیْھِمْ بِھَا وَ صَلِّ عَلَیْھِمْ إِنَّ صَلَاتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ وَ اللہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○ ﴾ (۹:۱۰۳)

"اے نبی ﷺ! تم ان کے اَموال سے زکاۃ لے کر انہیں گناہوں سے پاک اور صاف کرو، نیز ان کے حق میں دُعائے رحمت کرو، کیوں کہ تمہاری دُعا ان کے لئے موجبِ تسکین ہو گی۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔" (سُورۃ توبہ آیت ۱۰۳)

مسئلہ ۲۲ زکاۃ ادا کرنے والے سچے مومن ہیں۔

﴿ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلَاۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنَاھُمْ یُنْفِقُوْنَ أُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا○ ﴾ (۸:۳-۴)

"جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہی سچے مومن ہیں۔" (سُورۃ انفال آیت ۳، ۴)

مسئلہ ۲۳ زکاۃ ادا کرنے سے دولت میں برکت اور اضافہ ہوتا ہے۔

﴿ وَ مَا آتَیْتُمْ مِنْ زَکَاۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللہِ فَأُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ○ ﴾ (۳۰:۳۹)

Www.IslamicBooks.Website

"اور جو زکاۃ تم لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو' اس سے دراصل دینے والے اپنے مال میں اضافہ کرتے ہیں۔" (سورۃ روم آیت نمبر ۳۹)

مسئلہ ۲۴ زکاۃ آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔

﴿ الٓمٓ ○ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيْمِ ○ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ وَ أُوْلٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ أُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ ﴾ (۳۱:۱-۵)

"الم۔ یہ کتاب حکیم کی آیات ہیں ان نیک بندوں کے لئے ہدایت اور رحمت جو نماز قائم کرتے ہیں' زکاۃ دیتے ہیں' یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر ہیں' اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔" (سورۃ لقمان آیت ۱-۵)

مسئلہ ۲۵ اقتدار حاصل ہونے کے بعد نظامِ زکاۃ کا نفاذ فرض ہے۔

﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْاَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ آتَوُا الزَّكَاةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○ ﴾ (۲۲:۴۱)

"یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو نماز قائم کریں گے' زکاۃ دیں گے' نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے تمام معاملات کا انجام تو بس اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔" (سورۃ حج آیت نمبر ۴۱)

مسئلہ ۲۶ نماز اور زکاۃ ادا کرنے والے ایماندار لوگوں کو ہی مساجد آباد کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

﴿ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَ آتَى الزَّكَاةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى أُوْلٰئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○ ﴾ (۹:۱۸)

"اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کے آباد کار تو وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز آخر کو مانیں' نماز قائم کریں' زکاۃ دیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ انہی سے یہ توقع ہے کہ سیدھی راہ پر چلیں گے۔" (سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۸)

مسئلہ ۲۷ زکاۃ ادا کرنے والے قیامت کے دن ہر قسم کے خوف اور غم سے

Www.IslamicBooks.Website

محفوظ ہوں گے۔

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ اَقَامُوا الصَّلاَةَ وَ آتُوا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾ (۲۷۷:۲)

"جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں، نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں ان کا اجر (بے شک) ان کے رب کے پاس ہے، اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں۔" (سورۃ بقرہ آیت نمبر۲۷۷)

مسئلہ ۲۸ زکاۃ ادا نہ کرنا کفر و شرک کی علامت ہے۔

مسئلہ ۲۹ زکاۃ ادا نہ کرنا ہلاکت اور بربادی کا باعث ہے۔

﴿ وَ وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ لاَ يُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُوْنَ ﴾ (۴۱ : ۶ - ۷)

"تباہی ہے ان مشرکوں کے لئے جو زکاۃ نہیں دیتے اور آخرت کے منکر ہیں۔" (سورۃ حم سجدہ آیت نمبر۶-۷)

مسئلہ ۳۰ جس مال سے زکاۃ ادا نہ کی جائے وہ مال قیامت کے دن اپنے مالک کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

﴿ لاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ط سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ (۳: ۱۸۰)

"جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مال و دولت دی ہے اور وہ بخیلی سے کام لیتے ہیں اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے، بلکہ یہ ان کے لئے بہت برا ہے، اس بخل سے جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں اسے قیامت کے دن طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔" (سورۃ آل عمران آیت نمبر۱۸۰)

مسئلہ ۳۱ زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کی دولت کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے اس سے ان کے جسموں کو داغا جائے گا۔

Www.IslamicBooks.Website

﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ ﴾ (۹:۳۴-۳۵)

”دردناک سزا کی خوشخبری سنادو ان لوگوں کو جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں' اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی' اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں' پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا' لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔“ (سورۃ توبہ' آیت نمبر ۳۴-۳۵)

Www.IslamicBooks.Website

شُرُوْطِ الزَّکَاۃِ

زکاۃ کی شرائط

مسئلہ ۳۲ ہر آزاد مال دار (صاحب نصاب) مسلمان (مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ، عاقل ہو یا غیر عاقل) پر زکاۃ فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: **ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ(۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا، تو فرمایا ”لوگوں کو پہلے اس بات کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اگر وہ یہ تسلیم کرلیں تو پھر انہیں بتاؤ کہ ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر یہ بھی مان لیں تو پھر انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں میں صدقہ (زکاۃ) فرض کیا ہے جو کہ ان کے اغنیاء سے لیا جائے گا اور ان کے فقراء کو دیا جائے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳ جس مال پر ایک قمری سال گزر چکا ہو اس پر زکاۃ ادا کرنی فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا**

۱- صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ

Www.IslamicBooks.Website

زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ[1] (صَحِيْح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جو مال حاصل ہونے کے بعد اپنے مالک کے پاس سال تک پڑا رہے' اس پر زکاۃ فرض ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴ صرف حلال کمائی سے دی گئی زکاۃ قابل قبول ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۱۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

۱ – صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۵۱۵

Www.IslamicBooks.Website

آدَابُ أَخْذِ الزَّكَاةِ وَ إِيْتَائِهَا

زکاۃ لینے اور دینے کے آداب

مسئلہ ۳۵ زکاۃ کا مال لانے والے کے لئے خیر و برکت کی دُعا کرنی چاہیے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب لوگ اپنے صدقات لے کر آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے "اے اللہ فلاں لوگوں پر اپنی رحمت نازل فرما۔" جب میرا باپ اپنا صدقہ لے کر آیا تو فرمایا۔ "اے اللہ آلِ ابی اوفیٰ پر رحمت نازل فرما۔" اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶ زکاۃ دینے والا اپنی مرضی سے زیادہ زکاۃ ادا کرے تو اس کے لئے بہت زیادہ ثواب ہے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمَّا جَمَعَ لِي مَالَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيهِ إِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ فَقُلْتُ لَهُ أَدِّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا صَدَقَتُكَ فَقَالَ ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَلَكِنْ هَذِهِ نَاقَةٌ فَتِيَّةٌ عَظِيمَةٌ سَمِينَةٌ فَخُذْهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنَا بِآخِذٍ مَا لَمْ أُومَرْ بِهِ وَهَذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ قَرِيبٌ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَافْعَلْ فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلْتُهُ وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَدْتُهُ قَالَ فَإِنِّي فَاعِلٌ فَخَرَجَ مَعِي وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِي عَرَضَ عَلَيَّ

۱ – صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب صلاۃ الامام و دعائہ لصاحب الصدقۃ

Www.IslamicBooks.Website

حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَتَانِي رَسُولُكَ لِيَأْخُذَ مِنِّي صَدَقَةَ مَالِي وَايْمُ اللّٰهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَسُولُهُ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي فَزَعَمَ أَنَّ مَا عَلَيَّ فِيهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذٰلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فَتِيَّةً عَظِيمَةً لِيَأْخُذَهَا فَأَبٰى عَلَيَّ وَهَا هِيَ ذِهْ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ خُذْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **ذَاكَ الَّذِي عَلَيْكَ فَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ آجَرَكَ اللّٰهُ فِيهِ وَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ** قَالَ فَهَا هِيَ ذِهْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (١) (حَسَنٌ)

حضرت اُبیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ میں ایک آدمی کے پاس پہنچا اس نے میرے سامنے اپنا مال پیش کر دیا۔ وہ مال بس اتنا ہی تھا کہ اس شخص کو ایک سال کی اونٹنی ادا کرنا تھی۔ میں نے اسے کہا کہ "ایک سال کی بچی دے دو۔" اس نے کہا کہ "وہ نہ دُودھ دینے والی ہے اور نہ سواری کے قابل لہٰذا یہ میری اونٹنی ہے' جوان اور موٹی تازی' یہ لے لیجئے۔" میں نے کہا کہ "میں تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے بغیر اسے نہیں لے سکتا' ہاں البتہ نبی اکرم ﷺ تمہارے قریب ہی (مدینہ منورہ میں) تشریف فرما ہیں اگر آپ پسند کریں 'تو ان کی خدمت میں اپنی اونٹنی پیش کر دو جو میرے سامنے پیش کی ہے اگر آپ ﷺ نے تجھ سے قبول فرمالی تو میں بھی اسے قبول کر لوں گا لیکن اگر آپ ﷺ نے قبول نہ فرمائی تو میں بھی قبول نہیں کروں گا لہٰذا وہ تیار ہو گیا اور میرے ساتھ روانہ ہوا اونٹنی بھی اپنے ہمراہ لے لی۔ ہم جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس نے کہا "اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ آپ ﷺ کا تحصیلدار میرے پاس صدقہ وصول کرنے آیا اور اللہ کی قسم یہ پہلا موقعہ ہے کہ آپ ﷺ کا قاصد میرے پاس صدقہ کے لئے آیا ہے۔ میں نے اپنا مال ان صاحب کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے کہا کہ ایک سال کی بچی دے دو حالانکہ وہ دودھ دے سکتی ہے' نہ ہی سواری کے قابل ہے (میں نے کہا) یہ اونٹنی جوان موٹی تازی ہے لے لیجئے' لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اب میں اسے (یعنی اونٹنی کو) لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں کہ اسے لے لیجئے۔" آپ ﷺ نے فرمایا "تم پر واجب تو اتنا ہی تھا' لیکن اگر خوشی سے نیکی کرو گے تو اللہ تمہیں اس کا اجر دے گا' اور ہم اس کو قبول کر لیں گے۔" اس نے کہا "یہ اونٹنی موجود ہے اسے

١- صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٤٠٠

Www.IslamicBooks.Website

لے لیجئے۔" چنانچہ آپ ﷺ نے اسے لینے کا حکم فرمایا اور اس کے مال میں برکت کی دُعا فرمائی۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷ تحصیل دار کو لوگوں کے گھر جا کر زکاۃ وصول کرنی چاہئے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صَحِيْح)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "زکاۃ لینے کے لئے (تحصیل دار) مویشی (اپنے ٹھکانے پر) نہ منگوائے اور نہ ہی مالک اپنے مویشی کہیں دور لے جائے بلکہ مویشیوں کی زکاۃ ان کے ٹھکانوں پر وصول کی جائے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸ زکاۃ میں اوسط درجے کا مال لینا چاہیے نہ بہت اچھا نہ بہت خراب۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِىْ أَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ ﷺ وَ لَا يُخْرَجُ فِى الصَّدَقَةِ وَ لَا ذَاتُ عَوَارٍ وَ لَا تَيْسٌ مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں وہ حکم لکھ کر دیا جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو دیا تھا کہ "زکاۃ میں بوڑھا اور عیب دار اور نر نہ لیا جائے۔ ہاں اگر زکاۃ لینے والا خود چاہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْيَمَنِ قَالَ فِىْ آخِرِ الْحَدِيْثِ .... وَ تَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ (۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن پر حاکم بنا کر بھیجا' تو فرمایا "(زکاۃ میں) لوگوں کے عُمدہ مال لینے سے اجتناب کرنا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹ زکاۃ سے بچنے کے لئے حیلہ سازی کرنا منع ہے۔

۱- صحيح سنن أبى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۱۴۰۶
۲- صحيح بخارى ، كتاب الزكاة باب لا توخذ فى الصدقة هرمة ولا ذات عوار
۳-صحيح بخارى . كتاب الزكاة باب لا توخذ كرائم اموال الناس فى الصدقة

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۴۰ زکاۃ دیتے وقت اگر مال علیحدہ علیحدہ ہوں تو انہیں جمع نہ کیا جائے اگر مال مشترک ہوں تو انہیں الگ الگ نہ کیا جائے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے فرض زکاۃ کا حکم لکھ کر دیا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی' اس میں یہ بھی تھا کہ "زکاۃ کے ڈر سے جدا جدا مال کو یک جا اور یک جا مال کو زکاۃ کے ڈر سے علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ○ مال اکٹھا کرنے کی مثال یہ ہے کہ اگر تین آدمیوں کے پاس الگ الگ چالیس چالیس بکریاں ہوں تو سب کو ایک ایک بکری زکاۃ ادا کرنی ہوگی' لیکن اگر تینوں آدمی اپنی بکریاں اکٹھی کر دیں تو صرف ایک بکری ادا کرنی پڑے گی' مال الگ الگ کرنے کی مثال یہ ہے کہ اگر دو آدمیوں کے مشترکہ مال میں دو سو چالیس بکریاں ہوں تو ان پر تین بکریاں زکاۃ ہوگی' لیکن اگر وہ اپنی اپنی ایک سو بیس بکریاں الگ کرلیں تو دونوں کو ایک ایک بکری دینی پڑے گی۔ ایسی سب صورتیں منع ہیں۔

○ زکاۃ وصول کرنے والے کے لئے بھی ایسا ہی حکم ہے مثلاً اگر دو آدمیوں کے مشترکہ مال میں اسی بکریاں ہیں تو ان پر ایک بکری زکاۃ ہوگی۔ زکاۃ لینے والا اسی (۸۰) بکریوں کو چالیس چالیس کے دو حصے شمار کرکے دو بکریاں نہیں لے سکتا۔

مسئلہ ۴۱ مشترک کاروبار میں حصہ داران کو اپنے اپنے حصے کی نسبت سے زکاۃ ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے زکاۃ کا حکم لکھ کر دیا' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی۔ اس میں یہ تھا کہ "جو مال دو شریکوں کا ہو وہ ایک دوسرے سے برابر حساب کرلیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ۱۔ مثلاً ایک کاروبار میں دو آدمی برابر کے سرمایہ سے شریک ہیں تو سال کے آخر میں اس رقم کی زکاۃ ادا کرنے کے لئے دونوں شریک زکاۃ کی نصف نصف رقم ادا کریں گے۔

۲۔ کمپنیوں وغیرہ کی زکاۃ کی اصل ذمہ داری کمپنیوں پر ہے لیکن اگر کسی وجہ سے وہ ادا نہ کریں تو حصہ داران کو اپنے اپنے حصے کی نسبت سے زکاۃ ادا کرنی چاہئے۔

۱۔ صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ باب لا یجمع بین مفترق ولا یفرق بین مجتمع

۲۔ صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ باب ما کان من خلیطین ......

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۴۲ حسب ضرورت سال مکمل ہونے سے پہلے زکاۃ ادا کی جا سکتی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (حَسَن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سال گزرنے سے قبل زکاۃ ادا کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو رخصت دے دی-اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۳ زکاۃ جس جگہ وصول کی جائے وہیں تقسیم کرنا افضل ہے لیکن ضرورت سے دوسری جگہ بھجوانی جائز ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ اسْتُعْمِلَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ أَيْنَ الْمَالُ؟ قَالَ وَلِلْمَالِ أَرْسَلْتَنِي؟ أَخَذْنَاهُ مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَأْخُذُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعْنَاهُ حَيْثُ كُنَّا نَضَعُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه (۲) (صَحِيح)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں زکاۃ کا تحصیل دار مقرر کیا گیا' جب وہ واپس تشریف لائے تو ان سے پوچھا گیا "مال کہاں ہے؟" انہوں نے فرمایا "کیا آپ نے مجھے مال لانے کے لئے بھیجا تھا؟ ہم وہیں سے مال لیتے ہیں جہاں سے عہدِ رسالت میں لیا کرتے تھے اور وہیں بانٹ دیتے ہیں جہاں عہدِ رسالت میں بانٹ دیا کرتے تھے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: زکاۃ وصول کر کے تقسیم کرنے کا علاقہ تحصیلدار کا حلقہ اقتدار (یعنی تحصیل) ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ..... **فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا (تو ارشاد فرمایا) "لوگوں کو بتانا کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے گی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴ زکاۃ کے مال میں خیانت یا خرد برد کرنے والا شخص قیامت کے دن

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۴۵
۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۴۳۱
۳- صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ

Www.IslamicBooks.Website

اس مال کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا الْوَلِيْدِ إِتَّقِ اللّٰهَ لَا تَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيْرٍ تَحْمِلُهُ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٍ لَهَا ثُغَاءٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ذٰلِكَ لَكَذَالِكَ ؟ قَالَ: إِيْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ قَالَ: فَوَ الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَعْمَلُ لَكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (١) (صَحِيْح)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زکاۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا اور فرمایا "اے ابو ولید! (مالِ زکاۃ کے بارے میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا قیامت کے روز اس حال میں نہ آنا کہ تم (اپنے کندھوں پر) اونٹ اٹھائے ہوئے آؤ جو بلبلا رہا ہو یا (اپنے کندھوں پر چوری کی ہوئی) گائے اٹھائی ہوئی ہو جو ڈکار رہی ہو یا بکری اٹھا رکھی ہو جو ممیا رہی ہو (اور مجھے سفارش کے لئے کہو)۔" حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا مال زکاۃ میں خرد برد کا یہ انجام ہو گا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (یہی انجام ہو گا) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کبھی بھی عامل کا کام نہیں کروں گا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قُمْ عَلَى صَدَقَةِ بَنِيْ فُلَانٍ وَانْظُرْ أَنْ تَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَكْرٍ تَحْمِلُهُ عَلَى عَاتِقِكَ أَوْ كَاهِلِكَ لَهُ رُغَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِصْرِفْهَا عَنِّيْ فَصَرَفَهَا عَنْهُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ (٢) (صَحِيْح)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا "جاؤ فلاں قبیلے کی زکاۃ اکٹھی کر کے لاؤ اور ہاں دیکھو! کہیں قیامت کے روز ایسی حالت میں نہ آنا کہ تمہاری گردن یا پیٹھ پر جوان اونٹ ہو جو بلبلا رہا ہو۔" حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس ذمہ داری سے سبکدوش کر دیجئے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سبکدوش کر دیا۔ اسے طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

١- صحيح الترغيب والترهيب للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٧٧٨
٢- صحيح الترغيب والترهيب للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٧٧٨

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۴۵ زکاۃ وصول کرنے والے کو کسی زکاۃ دینے والے سے تحفہ نہیں لینا چاہئے۔

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا لِي أُهْدِيَ لِي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: **مَا بَالُ عَامِلٍ أَبْعَثُهُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى يَنْظُرَ أَيُهْدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَنَالُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَيْعِرُ** ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ: **اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ** مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسد (قبیلہ) کے ایک شخص بن لتبیہ نامی کو (عامل مقرر فرمایا' حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ابو عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زکاۃ وصول کرنے کے لئے (تحصیلدار) مقرر فرمایا تھا) جب وہ شخص واپس آیا تو کہنے لگا "یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (یعنی بیت المال کا) حصہ ہے اور یہ میرا حصہ ہے 'جو مجھے بطور تحفہ دیا گیا۔" (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا "اس تحصیل دار کا معاملہ کیسا ہے جسے میں نے (زکاۃ وصول کرنے کے لئے) بھیجا اور (واپس آکر) کہتا ہے یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مال ہے اور یہ مجھے بطور تحفہ دیا گیا ہے وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتا کہ اسے تحفہ ملتا ہے یا نہیں' قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ تم میں سے جو شخص اس طرح سے کوئی مال لے گا (یعنی تحفہ وغیرہ کے نام پر) تو وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا اونٹ ہو گا تو وہ بلبلا تا ہو گا۔ گائے ہو گی تو وہ چلاتی ہو گی۔ بکری ہو گی تو وہ ممیاتی ہو گی۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے حتی کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا "یا اللہ ! میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح مسلم ، كتاب الامارات باب تحريم هدايا العمال

Www.IslamicBooks.Website

اَلْاَشْيَاءُ الَّتِىْ تَجِبُ عَلَيْهَا الزَّكَاةُ

وہ اشیاء جن پر زکاۃ واجب ہے۔

(ا) اَلذَّهَبُ وَالفِضَّةُ ---- سونا اور چاندی

مسئلہ ۴۶ سونے پر زکاۃ ہے۔

مسئلہ ۴۷ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے یا ۸۷ گرام ہے' اس سے کم پر زکاۃ نہیں۔

زکاۃ کی شرح بلحاظ وزن یا بلحاظ قیمت اڑھائی فیصد ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا فَصَاعِدًا نِصْفَ دِينَارٍ وَمِنَ الْأَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه[1] (صَحِيح)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں سے روایت ہے' کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر بیس دینار یا اس سے زیادہ پر نصف دینار (یعنی چالیسواں حصہ) زکوٰۃ لیتے تھے۔ اور ہر چالیس دینار سے ایک دینار (یعنی چالیسواں حصہ) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت
۱۔ دینار سونے کا تھا۔ اور بیس دینار کا وزن ساڑھے سات تولہ تھا۔
۲۔ زکاۃ سونا یا سونے کی قیمت دونوں صورتوں میں ادا کرنا جائز ہے۔
۳۔ سونے کی قیمت کا اندازہ موجودہ بھاؤ کے مطابق لگا کر زکوۃ ادا کرنی چاہیے۔

مسئلہ ۴۸ چاندی پر زکاۃ ہے۔

مسئلہ ۴۹ چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے یا ۶۱۲ گرام ہے۔ اس سے کم پر

۱- صحيح سنن ابن ماجة الجزء الاول رقم الحديث ۱۴۴۸

Www.IslamicBooks.Website

زکاۃ نہیں۔

مسئلہ ۵۰ زکاۃ کی شرح بلحاظ وزن یا بلحاظ قیمت اڑھائی فیصد ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹ سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت پانچ اوقیہ کا وزن موجودہ حساب سے ساڑھے باون تولہ ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَكِنْ هَاتُوا رُبُعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه (۲) (حَسَن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکاۃ سے تمہیں معاف رکھا ہے۔ لیکن (چاندی) سے چالیسواں حصہ ادا کرو یعنی ہر چالیس درہم سے ایک درہم۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت درہم چاندی کا ہوتا تھا۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : هَاتُوا رُبُعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ . رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ (۳) (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "چاندی سے چالیسواں حصہ ادا کرو (یعنی) ہر چالیس (۴۰) درہم سے ایک درہم۔ اور جب تک دو سو درہم پورے نہ ہوں، تب تک کوئی چیز (زکوٰۃ) واجب نہیں۔ جب دو سو درہم پورے ہو جائیں۔ تو ان سے پانچ درہم ادا کرو، اور جو دو سو درہم سے زیادہ ہو اس پر اسی حساب سے زکوٰۃ واجب ہو گی۔" اسے ابوداود نے

۱- صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ باب لیس فیما دون ذو صدقة
۲- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۴۴۷
۳- صحیح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۳۹۰

Www.IslamicBooks.Website

روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۱ نصاب سے کم سونا اور نصاب سے کم چاندی کو ملا کر زکاۃ ادا کرنا سُنّت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۵۲ سونے اور چاندی کے زیر استعمال زیورات پر بھی زکاۃ ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا: أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هٰذَا؟ قَالَتْ لَا قَالَ: أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ (۱) (حَسَنٌ)

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی جس کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے کنگن تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا "کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟" اس نے کہا "نہیں" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے یہ پسند ہے کہ اللہ تجھے ان کے بدلہ میں قیامت کے دن دو کنگن آگ سے پہنائے؟" اس نے (یہ سن کر) دونوں کنگن اتار کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ اور کہا کہ "یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: دھات کے سکے یا کاغذ کی کرنسی چونکہ ہر وقت سونے یا چاندی سے تبدیل کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا رائج الوقت کرنسی کا نصاب ۸۷ گرام سونا یا ۶۱۲ گرام چاندی دونوں میں سے جس کی قیمت کم ہو گی، اس کے برابر ہو گا۔ جس پر سال گزرنے کے بعد اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔

(ب) أَمْوَالُ التِّجَارَةِ ---- مال تجارت

مسئلہ ۵۳ سال کے آخر میں سارے مال تجارت (مع منافع) کی قیمت لگا کر زکاۃ ادا کرنی چاہیے۔

عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْأُدُمَ

۱- صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱۳۸۲

Www.IslamicBooks.Website

وَالْجِعَابَ فَمَرَّبِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ أَدِّ صَدَقَةَ مَالِكَ، فَقُلْتُ یَا أَمِیْرَالْمُوْمِنِیْنَ! إِنَّمَا ھُوَالْأُدُمُ قَالَ: قَوِّمْهُ ثُمَّ أَخْرِجْ صَدَقَتَهُ. رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ (۱)

حضرت ابو عمرو بن حماس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں چمڑا اور تیر کے ترکش فروخت کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا "اپنے مال کی زکاۃ ادا کرو" میں نے عرض کیا "اے امیر المومنین یہ تو فقط چمڑا ہے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اس کی قیمت لگاؤ اور اس کی زکاۃ ادا کرو۔" اسے شافعی 'احمد' دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت
۱۔مالِ تجارت کا نصاب اور شرح نقدی ہی کا نصاب اور شرح ہے۔یعنی حاضروقت میں ساڑھے باون تولہ (۶۱۲ گرام) چاندی یا ساڑھے سات تولے (۸۷) گرام سونا میں سے جس کی قیمت کم ہوگی وہ قیمت مالِ تجارت کا نصاب تصور کیا جائے گا' اور شرح زکاۃ اڑھائی فیصد ہوگی۔
۲۔دوران سال میں مالِ تجارت کی مقدار یا قیمت میں کمی بیشی کا لحاظ کئے بغیر زکاۃ دیتے وقت سارے مالِ تجارت کی مقدار اور قیمت کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

(ج) اَلزَّرْعُ وَالثِّمَارُ ----- غلہ اور پھل

مسئلہ ۵۴ زمین کی پیداوار میں سے گندم 'جو' کشمش اور کھجور پر زکاۃ ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ إِنَّمَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ الزَّکَاةَ فِیْ ھٰذِہِ الْأَرْبَعَةِ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ . رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل چار چیزوں میں زکاۃ مقرر فرمائی ہے۔ ۱۔ گندم ۲۔ جو ۳۔ کشمش اور ۴۔ کھجور۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۵ زمین کی پیداوار کے لئے زکاۃ کا نصاب پانچ وسق (۷۲۵ کلو گرام) ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِیدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا

۱ - دار قطنی ، باب تعجیل الصادقة قبل الحول ، الجزء الثانی رقم الصفحه ۲۱۵
۲ - سلسله أحادیث الصحیحة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۸۷۹

Www.IslamicBooks.Website

تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (١) (صَحِيْح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تک غلہ اور کھجور کی مقدار پانچ وسق (تقریباً ۲۰ من یا ۷۲۵ کلو گرام) تک نہ ہو جائے۔ اس پر زکاۃ نہیں۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٥٦ قدرتی ذرائع سے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار کے لئے شرح زکاۃ دسواں حصہ (عُشر) ہے۔

مسئلہ ٥٧ مصنوعی ذرائع (کنواں' ٹیوب ویل ' نہر وغیرہ) سے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار کے لئے شرح زکاۃ بیسواں حصہ (نصف عُشر) ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس زمین کو بارش یا چشمے پانی پلائیں یا زمین تر وتازہ ہو اس کی پیداوار سے دسواں حصہ زکاۃ ہے اور جس زمین کو کنویں کے ذریعے پانی دیا جائے اس میں نصف عُشر (یعنی بیسواں حصہ) زکاۃ ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٥٨ کھجوروں اور انگوروں کی زکاۃ ادا کرنے کے لئے خرص کا طریقہ اختیار کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ ٥٩ کھجوروں کی زکاۃ خشک کھجوروں سے اور انگوروں کی زکاۃ خشک انگور سے ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرُومِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا

١- صحيح سنن النسائى للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ٢٣٣٠
٢- صحيح بخارى ، كتاب الزكاة باب العشر فيما يسقى من ماء السمآء و الماء الجارى

Www.IslamicBooks.Website

رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی زکاۃ (اسی طرح) خرص کے طریقہ سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے جس طرح کھجوروں کی زکوٰۃ خرص کے طریقہ سے ادا کی جاتی ہے۔ نیز انگور کی زکوٰۃ کشمش سے ادا کی جائے۔ جس طرح تر کھجوروں کی خشک کھجوروں سے دی جاتی ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ۱۔ کھجور یا انگور پک جائے تو کاٹنے سے پہلے وزن کا اندازہ لگانا کہ خشک ہو کر کتنا باقی رہ جائے گا خرص کہلاتا ہے۔ زکاۃ کی مقدار کا تعین خرص سے ہوگا لیکن ادائیگی خشک پھل سے ہوگی۔

۲۔ چونکہ وسائل آمدنی یعنی زمین پر زکاۃ نہیں بلکہ وسائل آمدنی سے حاصل ہونے والی آمدنی پر زکاۃ واجب ہے لہٰذا کارخانے یا فیکٹری کی مشینری۔ ڈیری فارم کے مویشیوں اور کرائے پر دیئے گئے مکانات وغیرہ پر زکاۃ نہیں ہوگی بلکہ ان سے حاصل ہونے والی آمدنی پر حسب شرائط زکاۃ واجب ہوگی۔

(د) اَلْعَسَلُ ----- شہد

مسئلہ ۶۰ شہد کی پیداوار سے عشر ادا کرنے کا حکم ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ مِنَ الْعَسَلِ الْعُشْرَ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَه (۲) (صَحِيْح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد سے عشر لیا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(ھ) اَلرِّكَازُ وَالْمَعَادِنُ --------- رکاز اور معاون

مسئلہ ۶۱ رکاز (دفن شدہ خزانہ) دریافت ہونے پر بیس فیصد زکاۃ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جانور سے جو زخم پہنچے اس کا

۱۔ صحیح سنن الترمذی ، کتاب الزکاۃ باب ما جاء فی الخرص
۲۔ صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۴۷۷ ۳۔ صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ باب فی الرکاز

Www.IslamicBooks.Website

کوئی بدلہ نہیں اگر ایک شخص کنواں کھدوائے اور دوسرا اس میں گر جائے تو اس کا بھی کوئی بدلہ نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص اجرت پر معدن (کان) کھدوائے اور اس میں (مزدور) مارا جائے تو اس کا بھی بدلہ نہیں اور دفن شدہ خزانہ (رکاز) دریافت ہونے پر بیس فیصد زکاۃ ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت رکاز کے لئے نصاب کا تعین سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۶۲ معدن (کان) کی آمدنی پر زکاۃ ہے۔

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرُعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ إِلَى الْيَوْمِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (١)

حضرت ربیعہ بن ابو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بعض دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ (جگہ کا نام) کی کانیں جاگیر میں عطا فرمائیں۔ یہ جگہ فرع کی جانب ہے۔ ان کانوں سے آج تک سوائے زکوۃ کے کچھ نہیں لیا گیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت معادن کی آمدنی پر زکوۃ ادا کرنے کے لئے حدیث میں نصاب اور شرح کا ذکر نہیں البتہ فقہاء نے زکاۃ کے احکامات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کی شرح اڑھائی فیصد مقرر کی ہے۔

(و) اَلْمَوَاشِیْ ------ مویشی

مسئلہ ۶۳ چار اونٹوں پر کوئی زکاۃ نہیں۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٢)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "پانچ سے کم (یعنی چار) اونٹوں پر زکوۃ نہیں ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۴ ۵ سے لے کر ۲۴ اونٹوں تک ہر پانچ اونٹ کے بعد ایک بکری زکاۃ دینی چاہئے۔

۱- صحیح سنن أبی داؤد ، کتاب الخراج باب فی اقطاع الارضین
۲- صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ باب لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۶۵ ۲۵ سے لے کر ۳۵ اونٹوں تک ایک سال کی او نٹنی دینی چاہیے۔

مسئلہ ۶۶ ۳۶ سے لے کر ۴۵ اونٹوں تک دو برس کی او نٹنی دینی چاہیے۔

مسئلہ ۶۷ ۴۶ سے لے کر ۶۰ اونٹوں تک تین برس کی او نٹنی دینی چاہیے۔

مسئلہ ۶۸ ۶۱ سے لے کر ۷۵ اونٹوں تک چار سال کی او نٹنی دینی چاہیے۔

مسئلہ ۶۹ ۷۶ سے لے کر ۹۰ اونٹوں تک دو دو برس کی دو اونٹنیاں دینی چاہئیں۔

مسئلہ ۷۰ ۹۱ سے لے کر ۱۲۰ اونٹوں تک تین تین برس کی دو اونٹنیاں دینی چاہئیں۔

مسئلہ ۷۱ ۱۲۰ سے زائد تعداد ہو تو ہر چالیس اونٹوں پر دو برس کی او نٹنی اور ہر پچاس اونٹوں پر تین سال کی ایک او نٹنی ادا کرنی چاہیے۔

مسئلہ ۷۲ کوئی شخص نصاب سے کم مال ہونے کے باوجود زکاۃ ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُولَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي كُلِّ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا

Www.IslamicBooks.Website

حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں بحرین کا حاکم مقرر کیا تو ان کو یہ احکامات لکھ کر دیئے "(شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم فرمانے والا- یہ وہ زکاۃ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر کی' اور جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا پس اس حکم کے مطابق جس مسلمان سے زکاۃ مانگی جائے وہ ادا کرے اور جس سے زیادہ مانگی جائے وہ ہرگز نہ دے- چوبیس اونٹوں میں یا ان سے کم میں ہر پانچ میں ایک بکری دینی ہو گی (پانچ سے کم میں کچھ نہیں) جب پچیس اونٹ ہو جائیں پینتیس اونٹوں تک تو ان میں ایک برس کی اونٹنی دینا ہو گی- جب چھتیس اونٹ ہو جائیں پینتالیس تک تو ان میں دو برس کی اونٹنی دینا ہو گی- جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں ساٹھ اونٹوں تک، تو ان میں تین برس کی اونٹنی جفتی کے لائق دینا ہو گی- جب اکسٹھ اونٹ ہو جائیں پچھتر اونٹوں تک تو ان میں چار برس کی اونٹنی دینا ہو گی- جب چھہتر اونٹ ہو جائیں نوے اونٹوں تک تو ان میں دو دو برس کی دو اونٹنیاں دینا ہوں گی جب اکانوے اونٹ ہو جائیں ایک سو بیس اونٹوں تک تو ان میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں جفتی کے قابل دینا ہوں گی- جب ایک سو بیس اونٹوں سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس اونٹ میں دو برس کی اونٹنی اور ہر پچاس میں تین برس کی اونٹنی دینا ہو گی اور جس کے پاس چار ہی (یا چار سے بھی کم) اونٹ ہوں تو ان پر زکاۃ نہیں ہے مگر جب مالک اپنی خوشی سے کچھ دے- جب پانچ اونٹ ہو جائیں- تو ایک بکری دینا ہو گی' اور جب جنگل میں چرنے والی بکریاں چالیس ہو جائیں ایک سو بیس بکریوں تک تو ایک بکری دینا ہو گی جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں دو سو تک تو دو بکریاں دینا ہوں گی جب دو سو سے زیادہ ہو جائیں تین سو تک تو تین بکریاں دینا ہوں گی

۱- صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ باب زکاۃ الغنم

Www.IslamicBooks.Website

جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سینکڑے کے پیچھے ایک بکری دینا ہو گی۔ جب کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر اپنی خوشی سے مالک کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے' اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا ہو گا (بشرطیکہ دو سو درہم یا اس سے زیادہ چاندی ہو) لیکن اگر ایک سو نوے درہم (یا ایک سو ننانوے) برابر چاندی ہو تو زکاۃ نہ ہو گی لیکن اگر مالک اپنی خوشی سے دینا چاہے۔" (تو دے سکتا ہے) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۳ ۴۰ سے کم بکریوں پر زکاۃ نہیں۔

مسئلہ ۷۴ ۴۰ سے لے کر ۱۲۰ بکریوں تک ایک بکری زکاۃ ہے۔

مسئلہ ۷۵ ۱۲۱ سے لے کر ۲۰۰ تک دو بکریاں زکاۃ ہے۔

مسئلہ ۷۶ ۲۰۱ سے لے کر ۳۰۰ تک تین بکریاں زکاۃ ہے۔

مسئلہ ۷۷ ۳۰۰ سے زیادہ ہوں تو ہر سو بکریٔ پر ایک بکری زکاۃ ہے۔

مسئلہ ۷۸ نصاب سے کم مال ہونے کے باوجود اگر کوئی شخص زکاۃ ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

وضاحت ۱۔ حدیث مسئلہ نمبر ۶۴ تا ۷۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ بکریوں اور بھیڑیوں کا نصاب اور شرح زکاۃ ایک ہی ہے۔

مسئلہ ۷۹ ۳۰ سے کم گائیوں پر زکاۃ نہیں۔

مسئلہ ۸۰ ۳۰ گائیوں پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی زکاۃ ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۸۱ ۴۰ گائیوں پر دو سال کا بچھڑا یا بچھڑی زکاۃ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صَحِيْح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "۳۰ گائیوں میں سے ایک سال کا بچھڑا' یا بچھڑی جو دوسرے سال کی عمر میں ہو۔ چالیس گائیوں میں سے دو سال کا بچھڑا' یا بچھڑی جو تیسرے سال کی عمر میں ہو زکاۃ ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۲ ۶۰ گائیوں پر دو بچھڑے یا دو بچھڑیاں جو دوسرے سال کی عمر میں

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۰۸

Www.IslamicBooks.Website

ہوں زکاۃ ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۸۳ ٦٠ سے زیادہ گائیوں پر ہر تیس کے اضافے پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی اور چالیس کے اضافہ پر دو سال کا بچھڑا یا بچھڑی ادا کرنی چاہئیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (١) (صَحِيْح)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ ہر "تیس گائیوں پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی جو دوسرے سال کی عمر میں ہو' اور ہر چالیس پر دو سال کا بچھڑا جو تین سال کی عمر میں ہو زکاۃ میں وصول کروں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت گائیوں اور بھینسوں کا نصاب اور شرح زکاۃ ایک ہی ہے۔

مسئلہ ۸۴ زکاۃ کا مذکورہ بالا نصاب اور شرح ان مویشیوں کے لئے ہے جو نصف سال سے زائد عرصہ قدرتی وسائل پر گزارہ کرتے رہے ہوں۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةِ إِبِلٍ فِي أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (٢) (حَسَنٌ)

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ ہر چالیس اونٹوں میں جو جنگل میں چرنے والے ہوں دو برس کی اونٹنی جو تیسرے سال میں ہو بطور زکاۃ ادا کی جائے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ١-وہ مویشی جو مستقل طور پر مالک کے خرچ پر گزارہ کرتے ہوں اور ذاتی استعمال کے لئے ہوں ان پر زکاۃ نہیں خواہ ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو۔
٢-وہ مویشی جو مالک کے خرچ پر گزارہ کرتے ہوں لیکن تجارت کی غرض سے پالے گئے ہوں' ان کی آمدنی پر زکاۃ واجب ہوگی۔

١- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٥٠٩
٢- صحيح سنن أبى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ١٣٩٣

Www.IslamicBooks.Website

اَلْاَشْيَاءُ الَّتِيْ لاَ تَجِبُ عَلَيْهَا الزَّكَاةُ

وہ اشیاء جن پر زکاۃ واجب نہیں

مسئلہ ۸۵ ذاتی استعمال کی اشیاء پر زکاۃ نہیں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکاۃ نہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ذاتی مکان یا مکان کی تعمیر کے لئے پلاٹ نیز ذاتی استعمال کی اشیاء مثلاً کار، فرنیچر، فرج، حفاظتی ہتھیار یا مویشی خواہ کتنی ہی قیمت کے ہوں ان پر زکاۃ نہیں۔

مسئلہ ۸۶ کھیتی باڑی کرنے والے مویشی میں زکاۃ نہیں۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْئٌ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ (۲) (حَسَنٌ)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کام کرنے والے مویشیوں میں کوئی زکاۃ نہیں۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت کھیتی باڑی کی آمدنی پر حسب دستور زکاۃ ہوگی۔

مسئلہ ۸۷ سبزی پر زکاۃ نہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْ الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَلَا فِيْ أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْ الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ

۱- صحیح بخاری ، كتاب الزكاة باب ليس على المسلم فی فرسه صدقة
۲- صحيح ابن خزيمه للدكتور مصطفى الاعظمى الجزء الرابع رقم الحديث ۲۲۹۲

Www.IslamicBooks.Website

وَالْعَبِيْدُ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ (۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سبزیوں میں زکاۃ نہیں، نہ ہی عاریت کے درختوں میں، نہ پانچ وسق (۲۵، ۷ کلوگرام) سے کم (غلہ) میں زکاۃ ہے، نہ کام کرنے والے جانوروں میں اور نہ ہی جبہ میں زکاۃ ہے۔ صقر راوی کہتے ہیں، جبہ سے مراد گھوڑا، خچر اور غلام ہے۔" اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : عاریت کے درخت سے مراد وہ پھل دار درخت ہیں جو کوئی غنی آدمی کسی غریب آدمی کو عارضی طور پر فائدہ حاصل کرنے کے لئے دے دے۔

۱- دار قطنی الجزء الثانی رقم الصفحه ۹۵

Www.IslamicBooks.Website

مَصَارِفُ الزَّكَاةِ

زکاۃ کے مصارف

مسئلہ ۸۸ زکاۃ کے مُستحق آٹھ قسم کے لوگ ہیں۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ حَقَّكَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱)

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ حضرت زیاد طویل حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ مجھے صدقہ سے کچھ دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ زکاۃ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نہ تو کسی نبی کے حکم پر راضی ہوا۔ اور نہ ہی کسی غیر کے حکم پر، یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ نے زکاۃ میں حکم فرمایا اور زکاۃ کے آٹھ مصرف بیان کئے پس اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھ کو تیرا حق دوں گا۔“ (ورنہ نہیں) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۹ عاملین زکاۃ (زکاۃ وصول کرنے والے لوگ) زکاۃ سے معاوضہ لے سکتے ہیں خواہ غنی ہی ہوں۔

عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَنِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِي عَلَى اللّٰهِ قَالَ

۱۔ صحيح سنن ابوداؤد ، كتاب الزكاة باب من يعطى من الصدقة ؟ وحد الغنى

Www.IslamicBooks.Website

خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ (صَحِيح)

ابن ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زکاۃ لینے پر عامل مقرر کیا۔ جب میں فارغ ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک زکاۃ پہنچائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے کام کا معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ میں نے کہا "میں نے تو یہ کام فی سبیل اللہ کیا ہے اور میرا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔" انہوں نے کہا "جو تو دیا جائے اُسے لے لے۔ میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہی کام کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے معاوضہ ادا کیا تو مَیں نے بھی وہی کہا جو تُو نے کہا ہے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی چیز بن مانگے دیئے جاؤ تو اُسے کھاؤ اور صدقہ بھی کرو۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۰ فقراء اور مساکین زکاۃ کے مستحق ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ إِنَّ اللَّهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ (٢)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور ساری حدیث بیان کی جس میں یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر زکاۃ فرض کی ہے جو دولت مندوں سے لے کر فقراء کو دی جائے گی۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں۔

وضاحت زکاۃ کے مستحق مسکین اور فقیر کی تعریف کے لئے مسئلہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۹۱ مصیبت زدہ، مقروض اور ضمانت بھرنے والوں کی مدد کے لئے زکاۃ دینا جائز ہے۔

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ

١- صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٤٤٩
٢-صحیح بخاری ، کتاب الزکاة

Www.IslamicBooks.Website

الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ضامن بنا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمارے پاس ٹھہر یہاں تک کہ صدقہ آئے، ہم اس میں سے تم کو دلوا دیں گے۔" پھر فرمایا "اے قبیصہ! مانگنا حلال نہیں ہے، مگر تین آدمیوں کو۔ ایک وہ جس نے ضمانت اٹھائی۔ پس اس کے لئے سوال کرنا درست ہے، یہاں تک کہ ضمانت ادا ہو جائے پھر وہ سوال کرنے سے رُک جائے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو کوئی آفت پہنچی اور اس کا مال و اسباب ہلاک ہو گیا، تو اُس کے لئے سوال کرنا درست ہے۔ یہاں تک کہ اسے اتنا مل جائے جس سے اس کی ضرورت پُوری ہو جائے یا فرمایا جو اس کی حاجت مندی کو دُور کر دے۔ اور تیسرا وہ شخص کہ اس کو سخت فاقہ پہنچے، یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین معقول آدمی اس بات کی گواہی دیں کہ فلاں شخص کو سخت فاقہ پہنچا ہے، پس اس کے لئے مانگنا درست ہے، یہاں تک کہ اسے اتنا مل جائے کہ اس کی ضرورت پُوری ہو جائے یا فرمایا حاجت مندی کو دُور کرے۔ اے قبیصہ! ان تین صورتوں کے علاوہ سوال کرنا حرام، ہے اور ایسا سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص کو ان پھلوں میں نقصان پہنچا جو اس نے خریدے تھے۔ پس وہ بہت زیادہ مقروض ہو گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے صدقہ دو۔ لوگوں نے اسے صدقہ دیا، لیکن صدقہ سے اس کا قرض پورا نہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا جو ملتا ہے لے لو، اس کے سوا تمہارے لئے کچھ نہیں۔" اسے

١- صحيح مسلم ، كتاب الزكاة باب من تحل له المسئلة
٢- مشكوة ، كتاب البيوع باب الافلاس والانظار الفصل الاول

Www.IslamicBooks.Website

مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۲ نومسلموں یا اسلام کے لئے دِل میں نرم گوشہ رکھنے والے غیر مُسلموں کو تالیفِ قلب کے لئے زکاۃ دینا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كِلَابٍ وَزَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوا أَتُعْطِي صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ اَلْحَدِيْث رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے مٹی میں ملا ہوا کچھ سونا (یعنی کان سے نکلا ہوا) نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ ﷺ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ (۱) اقرع بن حابس حنظلی۔ (۲) عیینہ بن بدر فزاری۔ (۳) علقمہ بن علاثہ عامری۔ (۴) ایک آدمی بنی کلاب سے۔ زید خیر الطائی یا پھر بنی نبہان سے، اس پر قریش بہت غضبناک ہوئے اور کہنے لگے آپ ﷺ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں۔ اور ہم کو نہیں دیتے۔ اس پر رسول ﷺ نے فرمایا "میں ان کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۳ غلاموں کی آزادی یا قیدیوں کی رہائی کے لئے زکاۃ صرف کرنا جائز ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبْعِدُنِي مِنَ النَّارِ فَقَالَ لَهُ : أَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَ فُكَّ الرَّقَبَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَلَيْسَا وَاحِدًا قَالَ : لَا عِتْقُ الرَّقَبَةِ أَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَ فَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِينَ بِثَمَنِهَا . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ (۲) (حسن)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا "مجھے ایسا عمل بتایئے

۱- صحیح مسلم ، کتاب الزکاۃ باب إعطاء المؤلفة

۲- نیل الاوطار ، کتاب الزکاۃ باب قوله تعالى وفي الرقاب

Www.IslamicBooks.Website

جو مجھے جنت سے قریب کردے اور دوزخ سے دور ہٹادے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "جان کو آزاد کر۔ اور غلام کو نجات دلا۔" اس نے کہا "یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں، جان آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اکیلا آزاد کرے غلام کو نجات دلانا یہ ہے کہ تو اس کی قیمت ادا کرنے میں مدد کرے۔" اسے احمد اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٩٤ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو زکاۃ دینا جائز ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتَصَدَّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَاهَا الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (١) (صَحِيْح)

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "غنی آدمی کے لئے زکاۃ حلال نہیں، مگر پانچ صورتوں میں (١) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے۔ (٢) عامل زکاۃ کے لئے۔ (٣) تاوان بھرنے والے کے لئے (٤) اس غنی آدمی کے لئے جو اپنے مال سے کسی غریب کو زکاۃ میں دی گئی کوئی چیز خریدنا چاہے۔ (٥) اس غنی آدمی کے لئے جس کا ہمسایہ محتاج تھا کسی نے اس مسکین کو زکاۃ میں کوئی چیز دی اور اس مسکین نے غنی (ہمسائے) کو ہدیہ کے طور پر دے دی۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت
١۔ جہاد فی سبیل اللہ میں میدان جنگ کی لڑائی کے علاوہ حج اور عمرہ بھی شامل ہیں۔
٢۔ بعض علماء کے نزدیک دین کی سربلندی، دین کی تیاری اور اشاعت کے جملہ کام مثلاً دینی مدارس کی تعمیر ان کی دیکھ بھال دینی کتب کی اشاعت اور تقسیم وغیرہ بھی جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔
٣۔ جہاد فی سبیل اللہ کی مد میں جمع شدہ رقوم پر زکاۃ نہیں ہے۔
٤۔ حدیث شریف کے چوتھے نمبر میں صرف اس شبہ کو دور کیا گیا ہے کہ غریب آدمی کو زکاۃ میں دی گئی کوئی چیز غنی (اس غریب آدمی کو زکاۃ دینے والے کے علاوہ) خریدنا چاہے تو خرید سکتا ہے اور پانچویں نمبر میں اس شبہ کو دور کیا گیا ہے کہ کوئی غنی آدمی کسی غریب آدمی کو زکاۃ میں دی گئی چیز کا (غریب آدمی کی طرف سے) ہدیہ قبول کر سکتا ہے۔ ورنہ زکاۃ کے اصل حقدار پہلے تین آدمی ہی ہیں خواہ وہ غنی ہی ہوں۔

مسئلہ ٩٥ دورانِ سفر میں ضرورت پڑنے پر مسافر کو زکاۃ دینی جائز ہے خواہ اپنے گھر میں غنی ہی ہو۔

١۔ صحیح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ١٤٤٠

Www.IslamicBooks.Website

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ أَوْ جَارٍ فَقِيرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَيُهْدِي لَكَ أَوْ يَدْعُوكَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (حَسَن)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صدقہ آدمی کے لئے حلال نہیں مگر اس آدمی کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلا ہوا ہو یا مسافر کے لئے یا جو فقیر پر صدقہ کیا گیا اور اس نے کسی غنی آدمی کو) ہدیہ کے طور پر دے دیا یا اس کی دعوت کی۔" (یعنی غنی کو فقیر کا ہدیہ یا دعوت قبول کرنا جائز ہے خواہ وہ ہدیہ اور دعوت زکاۃ کے مال سے کی گئی ہو) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۶ زکاۃ صرف مسلمانوں کو دینی جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا "تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو انہیں توحید و رسالت کی دعوت دو' اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر دن رات میں پنجگانہ نماز فرض کی ہے۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر زکاۃ فرض کی ہے جو کہ تمہارے مال داروں سے لی جائے گی اور تمہارے محتاجوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو خبردار ان کے نفیس مال نہ لینا' اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا' کیوں کہ اس کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۷ زکاۃ کو تمام مصارف میں تقسیم کرنا ضروری نہیں۔

۱- نیل الاوطار ، کتاب الزکاۃ باب الصرف فی سبیل اللہ وابن السبیل
۲- کتاب الایمان باب دعاء إلی شہادتین و شرائع الاسلام

Www.IslamicBooks.Website

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک صحابی آیا اور کہنے لگا "یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا۔" نبی اکرم ﷺ نے پوچھا "کیا بات ہے۔؟" اس نے کہا "میں روزے کی حالت میں بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔" رسول اللہ ﷺ نے پوچھا۔ "کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے۔؟" اس نے کہا "نہیں" نبی اکرم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا "کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو۔؟" اس نے عرض کیا "نہیں" نبی اکرم ﷺ نے پھر پوچھا "کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو۔؟" اس نے عرض کیا "نہیں" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اچھا بیٹھ جاؤ۔" نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر رکے، ہم ابھی اسی حالت میں بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں (زکوٰۃ) کی کھجوروں کا ایک عرق لایا گیا، عرق بڑے ٹوکرے کو کہا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "یہ کھجوریں لے جا اور صدقہ کر دے۔؟" اس نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ کیا صدقہ اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں۔؟" واللہ مدینہ کی ساری آبادی میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔" رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ "اچھا جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح بخاری کتاب الصوم باب إذا جامع فی رمضان ....

Www.IslamicBooks.Website

مَنْ لاَّ تَحِلُّ لَهُ الزَّكَاةُ

زکاۃ کے غیر مستحق لوگ

مسئلہ ۹۸ نبی اکرم ﷺ اور آپ کی آل کے لئے زکاۃ حلال نہیں۔

مسئلہ ۹۹ رسول اللہ ﷺ اور آلِ رسول ﷺ مال زکاۃ سے بالاتر ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا راستے میں (گری ہوئی) ایک کھجور پر گزر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقہ کی نہ ہو تو میں اسے کھالیتا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔ تو نبی اللہ ﷺ نے فرمایا "دُور کر، دُور کر، اسے پھینک دے۔" پھر فرمایا "کیا تو جانتا نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔" اسے بخاری، مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱- صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب تحریم الزکاۃ علی رسول اللہ ﷺ
۲- صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ باب ما یذکر فی الصدقۃ النبی
۳- صحیح مسلم ، کتاب الزکاۃ باب تحریم الزکاۃ علی رسول اللہ ﷺ

Www.IslamicBooks.Website

عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ صدقات لوگوں کی میل ہیں اور بے شک یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال نہیں ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات "آلِ علی رضی اللہ عنہ آلِ عقیل رضی اللہ عنہ آلِ جعفر رضی اللہ عنہ آلِ عباس رضی اللہ عنہ اور آلِ حارث رضی اللہ عنہ سب شامل ہیں۔

مسئلہ ۹۹ غیر مسلم کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ...... فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا (تو فرمایا) "لوگوں کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے مالوں میں صدقہ فرض کیا ہے جو مسلمانوں کے اغنیاء سے لیا جائے گا اور ان کے فقیروں کو دیا جائے گا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۰ غنی اور تندرست آدمی کے لئے زکاۃ جائز نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صَحِيْح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "زکوٰۃ غنی اور تندرست آدمی کے لئے حلال نہیں ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۱ والدین کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے۔

عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ مَالِي قَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه (۳) (صَحِيْح)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ "میں صاحب مال ہوں اور میرا باپ میرے مال کا محتاج ہے۔"

۱- صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ ۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۲۸

۳- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۳۰۵۱

Www.IslamicBooks.Website

آپ ﷺ نے فرمایا "تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔" نیز فرمایا "اولاد تمہاری پاکیزہ کمائی ہے اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔" اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۲ اولاد کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۳ بیوی کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي دِينَارٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ أَوْ قَالَ زَوْجِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ (۱) (حَسَنٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ "میرے پاس ایک دینار ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا "اسے اپنے آپ پر خرچ کر۔" کہنے لگا "میرے پاس ایک اور ہے۔" فرمایا "اپنے بیٹے پر خرچ کر" کہنے لگا "میرے پاس ایک اور ہے۔" فرمایا "اسے اپنی بیوی پر خرچ کر۔" کہنے لگا "میرے پاس ایک اور ہے۔" فرمایا "اپنے خادم پر خرچ کر۔" کہنے لگا "میرے پاس ایک اور ہے۔" فرمایا "اب تو زیادہ جانتا ہے۔" (جہاں چاہے خرچ کر) اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت جن قرابت داروں کا نفقہ آدمی کے ذمہ واجب ہے۔ ان کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔ مثلاً ماں باپ، دادا، پڑدادا، بیٹا، پوتا، پڑپوتا وغیرہ اور بیوی۔

۱– صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۴۸۳

Www.IslamicBooks.Website

ذَمُّ الْمَسْئَلَةِ

سوال کرنے کی مذمت

مسئلہ ۱۰۴ بے جا سوال کرنے سے بچنا چاہئے۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے، پہلے اپنے بال بچوں عزیزوں کو دو اور عمدہ خیرات وہی ہے جس کو دے کر آدمی مالدار رہے اور جو کوئی سوال کرنے سے بچنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا اور جو کوئی بے پرواہی کی دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے بے پرواہ کر دے گا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی اپنی رسی لے کر (جنگل جائے) اور لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے پھر اسے بیچے اور اس کے سبب اللہ تعالیٰ اس کی آبرو رکھے، (ایسا کرنا) بہت بہتر ہے سوال کرنے سے (کیا معلوم) لوگ اسے دیں یا نہ دیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۵ بے جا سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۹۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ باب لا صدقة إلا عن ظهر غنى
۲۔ صحیح بخاری، کتاب البیوع باب کسب الرجل وعمله بیده

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۱۰۶ مال جمع کرنے کے لئے مانگنا آگ کے انگارے جمع کرنا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو آدمی لوگوں سے ان کے اَموال اس لئے مانگتا ہے کہ اپنا مال بڑھائے پس وہ آگ کے انگارے مانگتا ہے اب چاہے تو کم مانگے چاہے تو زیادہ مانگے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۷ بے جا سوال کرنے والے کا سوال قیامت کے دن اس کے منہ پر زخم کی مانند نظر آئے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوْشٌ أَوْ خُدُوْشٌ أَوْ كُدُوْحٌ فِيْ وَجْهِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ مَا الْغِنَى؟ قَالَ : خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ "جس نے امیری کے باوجود لوگوں سے مانگا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے منہ پر چھلے ہوئے زخم کا نشان بنا ہو گا۔" آپ سے کہا گیا کہ "کتنی چیز غنی کرتی ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا "پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا۔" اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت پچاس درہم قریباً ۱۷ تولہ چاندی کے برابر ہوتے ہیں۔

*

۱- صحيح مسلم كتاب الزكاة باب من تحل له المسئلة
۲- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ١٤٣٢

Www.IslamicBooks.Website

صَدَقَةُ الْفِطْرِ
صدقہ فطر کے مسائل

مسئلہ ۱۰۸ صدقہ فطر فرض ہے۔

مسئلہ ۱۰۹ صدقہ فطر کا مقصد روزے کی حالت میں سرزد ہونے والے گناہوں سے خود کو پاک کرنا ہے۔

مسئلہ ۱۱۰ صدقہ فطر نمازِ عید کے لئے نکلنے سے قبل ادا کرنا چاہئے ورنہ عام صدقہ شمار ہو گا۔

مسئلہ ۱۱۱ صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ فَمَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه (١) (حَسَنٌ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "صدقہ فطر روزے دار کو بے ہودگی اور فحش باتوں سے پاک کرنے کے لئے نیز محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے فرض کیا گیا ہے، جس نے نمازِ عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کیا اس کا صدقہ فطر ادا ہو گیا اور جس نے نمازِ عید کے بعد ادا کیا اس کا صدقہ فطر عام صدقہ شمار ہو گا۔" اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۲ صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع ہے جو پونے تین سیر یا ڈھائی

١- صحيح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ١٤٨٠

Www.IslamicBooks.Website

کلوگرام کے برابر ہے۔

مسئلہ ۱۱۳ صدقہ فطر ہر مسلمان غلام ہو یا آزاد' مرد ہو یا عورت' چھوٹا ہو یا بڑا' روزہ دار ہو یا غیر روزہ دار صاحبِ نصاب ہو یا نہ ہو سب پر فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْمُسْلِمِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو غلام' آزاد' مرد' عورت' چھوٹے بڑے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وضاحت جس شخص کے پاس ایک دن رات کی خوراک میسر نہ ہو وہ صدقہ فطر ادا کرنے سے مستثنیٰ ہے۔

مسئلہ ۱۱۴ صدقہ فطر غلہ کی صورت میں دینا افضل ہے۔

مسئلہ ۱۱۵ گیہوں' چاول' جو' کھجور' منقہ یا پنیر میں سے جو چیز زیرِ استعمال ہو وہی دینی چاہیے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "ہم صدقہ فطر ایک صاع غلہ یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع منقہ یا ایک صاع پنیر دیا کرتے تھے۔" اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے

وضاحت اڑھائی کلوگرام غلہ یا اس کی قیمت ادا کرنا' دونوں طرح جائز ہے۔

مسئلہ ۱۱۶ صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت آخری روزہ افطار کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے لیکن عید سے ایک یا دو دن پہلے ادا کیا جا سکتا ہے۔

۱- صحیح بخاری ، کتاب الزکاة باب صدقة الفطر ۲- صحیح بخاری ، کتاب الزکاة باب صدقة الفطر صاع من طعام

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۱۱۷ صدقہ فطر گھر کے سرپرست کو گھر کے تمام افراد بیوی بچوں اور ملازموں کی طرف سے ادا کرنا چاہئے۔

عَنْ نَافِعٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ...... يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتّٰى إِنْ كَانَ لِيُعْطِي عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ(۱)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھر کے چھوٹے بڑے تمام افراد کی طرف سے صدقہ فطر دیتے تھے حتی کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے' اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو دیتے تھے جو قبول کرتے' اور عیدُ الفطر سے ایک یا دو دن پہلے دیتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❁

۱- صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ باب صدقة الفطر علی الحر والمملوک

Www.IslamicBooks.Website

صَدَقَةُ التَّطَوُّعِ

نفلی صدقہ

مسئلہ ۱۱۸ حرام مال سے دی گئی زکاۃ یا صدقہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱) (صَحِيْح)

حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۹ حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر دیا گیا صدقہ بھی اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔

مسئلہ ۱۲۰ حلال کمائی سے کئے گئے معمولی صدقہ کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر دیتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ وَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو کوئی ایک کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے صدقہ کرے، اور اللہ تعالیٰ حلال کمائی سے ہی صدقہ قبول کرتا ہے۔ (حلال کمائی سے کیا

۱۔ صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۳۶۴
۲۔ صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ باب الصدقۃ من کسب طیب

Www.IslamicBooks.Website

گیا صدقہ) اللہ تعالیٰ دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر اس کے مالک کے لئے اسے پالتا (بڑھاتا) رہتا ہے، جس طرح کوئی تم میں سے اپنا بچھیرا پالتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ (صدقہ) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۱ صدقہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم کا باعث بنتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "ایک شخص جنگل میں کھڑا تھا اس نے بادل سے آواز سنی (کسی نے آواز دی) کہ فلاں آدمی کے باغ کو پانی پلاؤ چنانچہ بادل ایک طرف چلا اور اپنا پانی ایک سنگلاخ زمین پر انڈیل دیا اچانک نالیوں میں سے ایک نالے نے سارا پانی جمع کر لیا وہ آدمی پانی کے پیچھے چلا۔ دیکھا کہ ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہے اور اپنے بیلچے سے پانی اِدھر اُدھر تقسیم کر رہا ہے۔ اس آدمی نے کہا "اللہ کے بندے تمہارا کیا نام ہے؟" اس نے کہا "فلاں" وہی نام جو اُس نے بادل سے سنا تھا۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ "اے اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟" اس نے کہا "کہ میں نے اس بادل سے، جس کا یہ پانی ہے آواز سنی تھی کہ فلاں کے باغ کو پانی پلا اور تیرا نام لیا (میں جاننا چاہتا ہوں) تو اپنے باغ میں کیا کرتا ہے؟" اس نے کہا "جب تُو نے پوچھا ہے تو میں بتا دیتا ہوں، کہ جو کچھ میرے باغ میں پیدا ہوتا ہے، اس کا تہائی حصہ صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی سے میں اور میرا عیال کھاتا ہے اور ایک تہائی اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۲ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو دُور کرتا ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے۔

١۔ مختصر صحيح مسلم للالبانی رقم الحديث ٥٣٤

Www.IslamicBooks.Website

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ وَ فِعْلُ الْمَعْرُوْفِ يَقِي مَصَارِعَ السُّوْءِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "پوشیدہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے نیک عمل آدمی کو برائی کے گڑھے میں گرنے سے بچاتی ہے۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۳ قیامت کے دن مومن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔

عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲) (صَحِيْح)

حضرت مرثد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بعض صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ "قیامت کے روز صدقہ ایماندار کے لئے سایہ ہوگا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۴ معمولی چیز کا صدقہ بھی آگ سے بچا سکتا ہے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر بچو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۵ افضل ترین صدقہ پانی پلانا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (٤) (حَسَن)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا "کہ اے اللہ کے رسول ﷺ سعد کی ماں فوت ہو گئی پس کون سا صدقہ افضل ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا "پانی پلانا۔" انہوں نے ایک کنواں

۱- صحیح جامع الصغیر للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ٣٦٥٤
۲- مشکوۃ المصابیح ، کتاب الزکاۃ باب فضل الصدقة الفصل الثالث
۳- صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ باب إتقوا النار ولو بشق تمرة
٤- صحیح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ١٤٧٤

Www.IslamicBooks.Website

کھودا اور کہا کہ "یہ سعد کی ماں کے (ثواب کے) لئے ہے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۶ صدقہ کے لئے سفارش کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی سائل آتا یا کوئی آدمی اپنی حاجت بیان کرتا تو آپ (لوگوں سے) فرماتے "تم سفارش کرو تمہیں بھی ثواب ملے گا' اور اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کی زبان سے جو چاہے گا دلائے گا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۷ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا معاف کرنے سے اللہ عزت بڑھاتا ہے اور عاجزی اختیار کرنے پر اللہ بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۸ تندرستی اور مال کی خواہش کے زمانہ میں صدقہ دینا افضل ہے۔

مسئلہ ۱۲۹ صدقہ دینے میں جلدی کرنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

۱- صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب التحریض علی الصدقة والشفاعة فيها
۲- مشکوۃ المصابیح کتاب الزکاۃ باب فضل الصدقة الفصل الاول
۳- صحیح بخاری . کتاب الزکاۃ باب فضل صدقة الشحيح الصحيح

Www.IslamicBooks.Website

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کون سا صدقہ اجر میں افضل ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ صدقہ جو تو تندرستی کی حالت میں کرے' تجھے غربت کا خوف بھی ہو اور دولت کی خواہش بھی اور (یاد رکھو) صدقہ کرنے میں دیر نہ کرنا کہیں جان حلق میں آجائے اور پھر تو کہے کہ فلاں کے لئے اتنا صدقہ اور فلاں کے لئے اتنا صدقہ حالانکہ اس وقت تو تیرا مال غیروں کا ہو ہی چکا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۰ مسلمان کے باغ یا کھیت سے جانور جو کھا جائیں وہ صدقہ ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی مسلمان نہیں جو درخت لگائے یا کھیتی سینچے' پھر اس سے انسان یا پرندے یا چارپائے کھائیں مگر وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔" اسے بخاری مسلم نے روایت کیا ہے۔ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

مسئلہ ۱۳۱ عورت اپنے گھر کے خرچہ سے صدقہ دے سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "جب عورت گھر کے کھانے سے صدقہ دے بشرطیکہ (شوہر کے ساتھ) بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اس کے خاوند کو کمائی کرنے کا اجر ملے گا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی' اور کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرے گا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۲ صدقہ دے کر واپس لینا جائز نہیں اور خریدنا نامناسب ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

---

۱ - مشكوة المصابيح كتاب الزكاة باب فضل الصدقة الفصل الاول

۲ - صحيح بخارى ، كتاب الزكاة باب من أمر خادمه بالصدقة ولم يناول بنفسه

Www.IslamicBooks.Website

فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِي وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا سواری کے لئے اللہ کی راہ میں دیا۔ جس کو دیا تھا اس نے اسے ضائع کر دیا (پوری خدمت نہ کی) تو میں نے اس کو خریدنا چاہا اور خیال کہ وہ سستا بیچ دے گا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے مت خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو، خواہ وہ تم کو ایک درہم میں دے، کیوں کہ صدقہ دے کر واپس لینے والا ایسا ہے، جیسا قے کر کے چاٹنے والا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۳ میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صَحِيْح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے فائدہ ہو گا؟" آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے کہا "میرا ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۴ فقیر آدمی، غنی یا آلِ ہاشم کے کسی فرد کو صدقہ کے مال سے ہدیہ دے سکتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ قَالَ مَا هٰذَا ؟ قَالُوا شَيْءٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (صَحِيْح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا آپ نے پوچھا "یہ گوشت کیسا ہے؟" کہا گیا کہ "بریرہ (آزاد کردہ لونڈی) پر کسی نے صدقہ کیا ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ اس

۱– صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ باب هل یشتری صدقة
۲– صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۳۷
۳– صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۴۵۷

Www.IslamicBooks.Website

کے لئے صدقہ ہے اور ہماری لئے ہدیہ ہے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۵ احسان جتلانے سے صدقہ کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ[1] (صَحِيْح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ (۱) دے کر احسان جتانے والا (۲) تہ بند لٹکانے والا (۳) اور جھوٹی قسم سے اپنا سودا بیچنے والا۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۶ ہر نیکی کا کام صدقہ ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "کہ ہر نیکی کا کام صدقہ ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ٢٤٠٤
۲- صحیح مسلم ، کتاب الزکاۃ باب بیان أن اسم الصدقة یقع لی کل نوع من المعروف

Www.IslamicBooks.Website

مَسَائِلٌ مُتَفَرِّقَةٌ

متفرق مسائل

مسئلہ ۱۳۷ حکومت زکاۃ لے لے تو آدمی فرض سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا أَدَّيْتُ الزَّكَاةَ إِلَى رَسُولِكَ فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْهَا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ **إِذَا أَدَّيْتَهَا إِلَى رَسُولِي فَقَدْ بَرِئْتَ مِنْهَا فَلَكَ أَجْرُهَا وَإِثْمُهَا عَلَى مَنْ بَدَّلَهَا** رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱) (حَسَنٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جب میں زکاۃ آپ کے قاصد کو دے دوں تو کیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بری الذمہ ہو گیا؟" آپ نے فرمایا "ہاں جب تو نے مجھے ادا کر دیا' تو تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بری الذمہ ہو گیا۔ تجھے اس کا اجر ملے گا اور جو اس میں ناجائز تصرف کرے گا اس کا گناہ اسی پر ہے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۸ بیوی کا اپنے ذاتی مال سے غریب خاوند کو زکاۃ دینا نہ صرف جائز بلکہ افضل ہے۔

عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا قَالَ فَقَالَتْ لِعَبْدِاللّٰهِ سَلْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِي أَنْتِ

۱- نیل الاوطار کتاب الزکاۃ باب براۃ رب المال بالدفع الی السلطان

Www.IslamicBooks.Website

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا؟ قَالَ زَيْنَبُ قَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ؟ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا "صدقہ کرو اگر چہ اپنے زیوروں سے ہو اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر اور کچھ یتیموں پر جو ان کی پرورش میں تھے خرچ کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ اگر میں اپنا صدقہ اپنے خاوند اور چند یتیم بچوں کو جو میری پرورش میں ہیں، دے دُوں تو کیا درست ہے؟" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا "تم خود ہی جا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لو۔" آخر حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ وہاں ایک انصاری عورت کو دروازے پر پایا۔ وہ بھی میرے جیسا مسئلہ پوچھنے آئی تھی۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے سے نکلے، ہم نے ان سے کہا کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ اگر میں اپنے خاوند اور چند یتیموں کو جو میری پرورش میں ہیں زکاۃ دُوں تو کیا درست ہے؟ ہم نے کہہ دیا کہ ہمارا نام نہ لینا۔" حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ "دو عورتیں یہ مسئلہ پوچھتی ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کون سی عورتیں؟" حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا "زینب نامی" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کون سی زینب؟" حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا "عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک درست ہے اور ان کو دوگنا ثواب ملے گا ایک تو قرابت داری کا اجر اور دوسرا زکاۃ کا اجر۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۹ اپنے عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کو زکاۃ دینا افضل ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه (۲) (صَحِيح)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسکین کو زکاۃ دینا اکہرا

۱– صحیح بخاری، کتاب الزکاة باب الزکاة علی الزوج والایتام فی الحجر
۲–صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۴۲۰

Www.IslamicBooks.Website

ثواب ہے اور رشتہ دار کو زکاۃ دینا دوہرا ثواب ہے۔ ایک زکاۃ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔" اسے ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٤٠ غلطی سے زکاۃ صدقہ غیر مستحق یا فاسق آدمی کو دے دیا جائے تب بھی اس کا پورا ثواب مل جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيٍّ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ وَعَلَى سَارِقٍ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک آدمی نے کہا کہ میں آج کی رات صدقہ دوں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک زانیہ عورت کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ رات ایک زانیہ کو صدقہ دیا گیا ہے۔" اس نے کہا "اے اللہ! تعریف تیرے ہی لئے ہے میرا صدقہ زانیہ کو مل گیا۔" اس نے کہا "کہ میں آج رات پھر صدقہ کروں گا" وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک مال دار کو دے دیا۔ لوگوں نے باتیں کیں کہ آج کوئی مال دار کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا "اے اللہ! تعریف تیرے ہی لئے ہے میرا صدقہ مال دار کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ میں آج پھر صدقہ دوں گا۔" وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ "رات کسی نے چور کے ہاتھ میں صدقہ دے دیا" اس نے کہا کہ "اے اللہ! تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ میرا صدقہ زانیہ۔ غنی اور چور کے ہاتھ لگ گیا" پس اسے خواب میں کہا گیا کہ تیرے سب صدقے قبول ہو گئے۔ زانیہ کو اس لئے کہ شاید وہ زنا سے بچ جائے' غنی کو اس لئے کہ شاید اسے شرم آئے اور عبرت ہو اور

١- صحيح مسلم ، كتاب الزكاة باب ثبوت اجر المتصدق وقعت الصدقة في يد فاسق

Www.IslamicBooks.Website

چور کو اس لئے کہ شاید وہ چوری سے باز آ جائے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت عزیز و اقارب اور رشتہ داروں میں سے والدین اور اولاد مستثنیٰ ہے۔ انہیں زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۱۰۲-۱۰۳

مسئلہ ۱۴۱ زکاۃ کے مستحق مسکین کی تعریف۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے پاس گھومتا رہتا ہے۔ ایک لقمہ یا دو لقمہ ایک کھجور یا دو کھجور کی خواہش اسے دربدر لئے پھرتی ہے بلکہ درحقیقت مسکین وہ ہے جس کو اتنی دولت نہیں ملتی جو اسے (مانگنے سے) بے پرواہ کر دے نہ ہی کوئی اس کا حال جانتا ہے کہ اسے صدقہ دے۔ نہ ہی وہ کسی سے سوال کرنے کو نکلتا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۲ دوسروں سے سوال نہ کرنے والے کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی ضمانت دی ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ (٢) (صَحِيْح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص میرے ساتھ عہد کرے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے گا تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔" حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں عہد کرتا ہوں۔" چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۳ آلِ ہاشم کے کسی فرد یا ان کے کسی غلام کو زکاۃ وصول کرنے پر

١- صحيح بخاري ، باب قول الله عزوجل لايسئلون الناس الحافا
٢- صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٤٤٦

Www.IslamicBooks.Website

عامل مقرر نہیں کرنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي فَإِنَّكَ تُصِيبُ مِنْهَا قَالَ حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَإِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صَحِيْح)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم میں سے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ اس آدمی نے حضرت ابُو رافع رضی اللہ عنہ سے کہا "تم بھی میرے ساتھ چلو تاکہ تم کو بھی زکوٰۃ میں سے کچھ مل جائے۔" حضرت ابُو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا "اچھا پہلے میں دریافت کر لوں۔" پھر حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا "قوم کا غلام بھی انہیں میں سے ہوتا ہے اور ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۴ مقروض مال دار پر زکاۃ واجب نہیں۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ مَالٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مِثْلُهُ أَعَلَيْهِ زَكَاةٌ فَقَالَ لَا رَوَاهُ مَالِكٌ (۲)

حضرت یزید بن خصیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ "ایک آدمی مال دار ہے' اور اس پر اتنا ہی قرض بھی ہے کیا اس پر زکاۃ ہے" انہوں نے کہا "نہیں۔" اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۵ مال ضمار (جس مال کے واپس ملنے کی امید نہ ہو) کی زکاۃ کا حکم۔

عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي مَالٍ قَبَضَهُ بَعْضُ الْوُلَاةِ ظُلْمًا يَأْمُرُ بِرَدِّهِ إِلَى أَهْلِهِ وَيُؤْخَذُ زَكَاتُهُ لِمَا مَضَى مِنَ السِّنِينَ ثُمَّ عَقَبَ بَعْدَ ذَلِكَ بِكِتَابٍ أَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُ إِلَّا زَكَاةٌ وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ كَانَ ضِمَارًا رَوَاهُ مَالِكٌ (۳)

حضرت ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے

۱- صحيح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۴۵۲
۲- موطا امام مالک ، كتاب الزكاة باب الزكاة فی الدين
۳- موطا امام مالک ، كتاب الزكاة باب الزكاة فی الدين

Www.IslamicBooks.Website

ایک مال کے سلسلہ میں جسے بعض حاکموں نے ظلم سے چھین لیا تھا' لکھا کہ "مالک کو اس کا مال واپس کریں اور اس میں سے گزرے ہوئے سالوں کی زکوٰۃ وصول کرلیں۔ اس کے بعد پھر خط لکھا کہ اس مال سے گزشتہ تمام سالوں کی زکاۃ نہ لی جائے بلکہ صرف ایک دفعہ زکاۃ لے لی جائے' کیوں کہ وہ مال ضمار تھا۔" اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

وضاحت جس مال کے واپس ملنے کا یقین ہو (مثلاً قرض وغیرہ) اس پر سال بہ سال زکاۃ ادا کرنا واجب ہے۔ لیکن جس مال کے واپس ملنے کی امید نہ ہو جب مل جائے تو گزشتہ تمام سالوں کی زکاۃ ادا کرنے کی بجائے مال ضمار کی طرح ایک مرتبہ زکاۃ ادا کردینا کافی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

Www.IslamicBooks.Website

اَلْاَحَادِيْثُ الضَّعِيْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ

ضعیف اور موضوع احادیث

١ فِىْ الرِّكَازِ اَلْعُشْرُ

رکاز (دفن شدہ خزانہ) میں دسواں حصہ (زکاۃ) ہے

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ حدیث نمبر ۱۷۵

٢ لَيْسَ فِى الْحُلِيِّ زَكَاةٌ

زیور میں زکاۃ نہیں ہے۔

وضاحت یہ حدیث بے اصل ہے۔ بحوالہ سابقہ حدیث نمبر ۱۷۸

٣ أَعْطُوا السَّائِلَ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ

سوالی کو کچھ دو خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر ہی آئے۔

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر ۱۸۷

٤ مَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَلْعَنِ الْيَهُوْدَ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ

جس کے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو وہ یہودیوں پر لعنت کرے (اس کی طرف سے) یہی صدقہ ہو گا۔

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر ۱۹۰

٥ مَنْ قَضَى لِمُسْلِمٍ حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ اثْنَيْنِ حَاجَةً أَسْهَلَهَا الْمَغْفِرَةُ

جس نے دنیا میں کسی محتاج کی حاجت پوری کی اللہ تعالیٰ اس کی بہتر (۷۲) حاجتیں پوری فرمائے گا جن میں سے سب سے کم تر درجہ کی حاجت مغفرت ہو گی۔

Www.IslamicBooks.Website

وضاحت　یہ حدیث ضعیف ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر ۲۰۳

٦ مَنْ رَبَّى صَبِيًّا حَتَّى يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ لَمْ يُحَاسِبْهُ اللهُ

جس نے کسی بچے کی پرورش کی حتی کہ وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے لگے' اللہ تعالیٰ اس سے حساب نہیں لے گا۔

وضاحت　یہ حدیث ضعیف ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر ۲۰۸

٧ إِنَّ السَّخِيَّ قَرِيبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِّنَ اللهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَإِنَّ الْبَخِيلَ بَعِيْدٌ مِّنَ اللهِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْفَاجِرُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ

سخی آدمی لوگوں کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ اور جنت کے قریب ہے۔ آگ سے دور ہے۔ جب کہ بخیل اللہ تعالیٰ سے دُور ہے۔ لوگوں سے دُور ہے' جنت سے دُور ہے۔ آگ کے قریب ہے اور فاجر سخی اللہ تعالیٰ کو بخیل عابد سے زیادہ پسند ہے۔

وضاحت　یہ حدیث ضعیف ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر ۲۱۱

٨ اَلْجَنَّةُ دَارُ الْأَسْخِيَاءِ

جنت سخی لوگوں کا گھر ہے۔

وضاحت　یہ حدیث ضعیف ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر ۲۱۴

٩ اَلسَّخِيُّ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ وَأَنِّي لَأَرْفَعُ عَنِ السَّخِيِّ عَذَابَ الْقَبْرِ

سخی مجھ سے ہے اور میں سخی سے ہوں اور میں سخی سے عذاب قبر ہٹا دوں گا۔

وضاحت　یہ حدیث ضعیف ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر ۲۱۶

١٠ حَلَفَ اللهُ بِعِزَّتِهِ وَعَظْمَتِهِ وَجَلَالِهِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَخِيلٌ

اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت' عظمت اور جلال کی قسم کھائی کہ بخیل جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

وضاحت　یہ حدیث موضوع ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر ۲۲۲۔

Www.IslamicBooks.Website

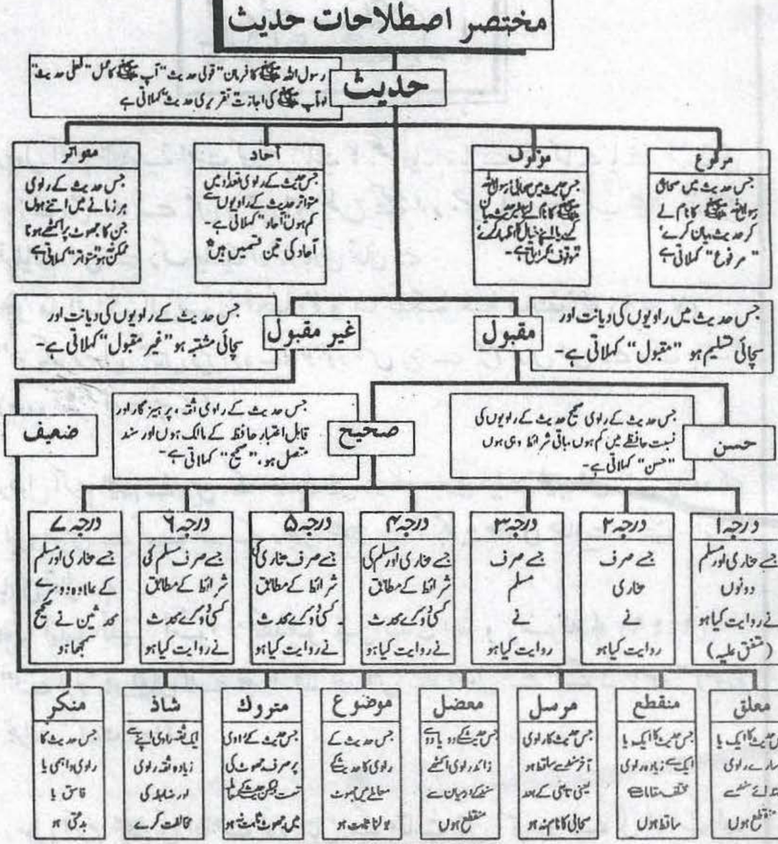

اصطلاحات کتب

۱- صحاح ستہ : حدیث کی چھ کتب بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کو غلبہ صحت کی بناء پر "صحاح ستہ" کہا جاتا ہے۔

۲- جامع : جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام مباحث، عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں، "جامع" کہلاتی ہے۔

۳- سنن : جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں "سنن" کہلاتی ہیں۔ مثلاً سنن ابی داؤد

۴- مسند : جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا کر دی گئی ہوں "مسند" کہلاتی ہے۔ مثلاً مسند احمد

۵- مستخرج : جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں "مستخرج" کہلاتی ہیں۔ مثلاً مستخرج الاسماعیلی البخاری

۶- مستدرك : جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں "مستدرک" کہلاتی ہے۔ مثلاً مستدرک حاکم

۷- اربعین : جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں "اربعین" کہلاتی ہے۔ مثلاً اربعین نووی۔

☆ جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں "مشہور" جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں "عزیز" جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہو "غریب" کہلاتی ہے

Www.IslamicBooks.Website

ہماری دعوت یہ ہے کہ!

۱- رسول اکرم ﷺ نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے اسے من و عن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے رک جایئے ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَ مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (۷:۵۹)

"جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔" (سورہ حشر، آیت نمبر۷)

❋

۲- رسول اکرم ﷺ نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیات طیبہ میں نہیں کیا، وہ کام اپنی مرضی سے کرکے اللہ کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ أٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ﴾ (۱:۴۹)

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔" (سورہ حجرات، آیت نمبر۱)

❋

۳- رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کرکے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ أٰمَنُوْا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْا أَعْمَالَكُمْ﴾ (۳۳:۴۷)

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور (کسی دوسرے کی اطاعت کرکے) اپنے اعمال برباد نہ کرو۔" (سورہ محمد، آیت نمبر۳۳)

❋

جو حضرات ہماری اس دعوت سے متفق ہوں
ہم ان سے تعاون کی درخواست کرتے ہیں!

Www.IslamicBooks.Website

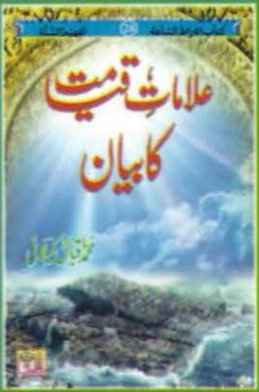

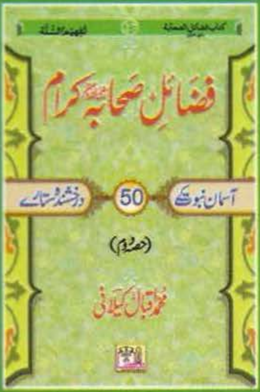

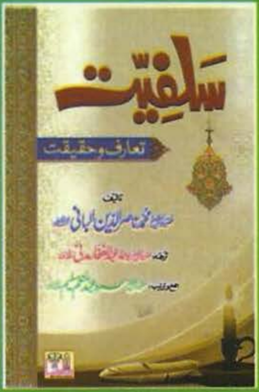

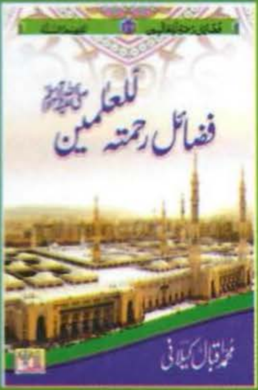

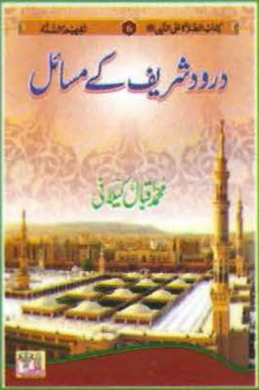

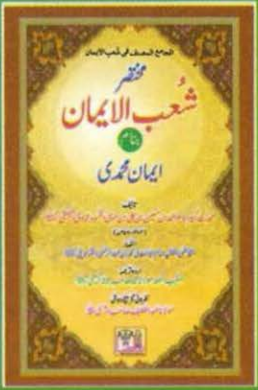

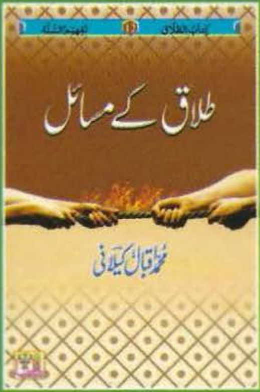

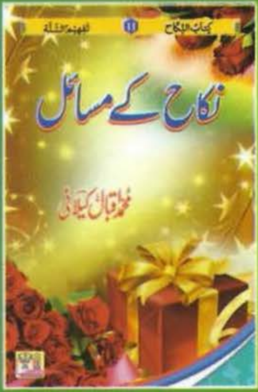

Future Graphics : 09213980444

دار الکتب الاسلامیۃ، دھلی
DARUL KUTUB AL ISLAMIA
419, Urdu Market, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6
Phone & Fax : 23269123, E-mail : darulkutub@hotmail.com

Www.IslamicBooks.Website